Scanned by CamScanner

1

﴿اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾

بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے

مسئلہ ناموس رسالت پر جعلی مشائخ کی مجرمانہ خاموشی

ومعہ

حضور غوث اعظم بحیثیت محافظ ناموس رسالت

از

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

موسس مکتبہ طلع البدر علینا لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: مسئلہ ناموس رسالت پر جعلی مشائخ کی مجرمانہ خاموشی

اور

حضور غوث اعظم بحیثیت محافظ ناموس رسالت

کل صفحات ۱۱۲

مولف : مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

تعداد : ۱۰۰۰

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

سن اشاعت: ربیع الانوار ۱۴۴۰ بمطابق نومبر ۲۰۱۸ء)

پروف ریڈنگ: الاستاذ محمد ذیشان رضوی

ھدیہ

ملنے کے پتے

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور ☆ دارالنور مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور ☆ قادری کتب خانہ قائداعظم روڈ میلسی ☆ مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ ☆ مدرسہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کوٹ مظفر ☆ مولانا فیض احمد قادری رضوی ۰۳۰۷۸۷۷۴۴۳۷) ☆ محمد وسیم عالم قادری ۰۳۲۱۴۰۶۶۲۷۴، مسعود رضا قادری۔

☆ الاستاذ محمد ذیشان رضوی ۰۳۰۴۴۲۶۰۴۶۲)

☆ جامعۃ الفردوس بورے والا مولانا مفتی اصغر علی صاحب ۰۳۰۶۶۹۳۴۱۶۸)

☆ جامعۃ الفردوس حاصل پور مولانا حافظ اختر علی ۰۳۰۵۹۸۲۸۹۹۵)

فہرست

الاھداء

مظہرِ جلالِ حضور غوث اعظم جانشین زنگی وللکارایوبی

حضور شیخ الاسلام امیر المجاہدین فضیلۃ الشیخ

الامام الحافظ خادم حسین رضوی

حفظہ اللہ تعالی

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالی

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

عرض فقیر

تمام اہل اسلام سے گزارش ہے کہ خدا کے لئے بیدار ہو جائیں ، ہمارے علماء کرام ومشائخ عظام گرفتار ہیں ، مساجد بند ہیں ، اذانیں تک نہیں دی جار ہیں ، مساجد کے دروازے تک توڑ دئے گئے ، اور علماء کرام کو گھسیٹ کر جیلوں میں ڈال دیا گیا، آج کوئی ان کا پرسان حال نہیں ، کیا آپ کو معلوم ہے ان کا جرم کیا ہے ، یہی نہ کہ وہ ناموس رسالت (ﷺ) کی بات کرتے ہیں ، اگر اس آواز کو دبا دیا گیا تو پاکستان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حق کی آواز اٹھانے والے ختم کر دئے جائیں گے ، کیا آپ بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کا حال شام وعراق والا ہو جائے کہ جو بھی حق کہے اسکو پکڑ کر مار دیا جائے اور جیل میں ڈال دیا جائے ۔ خدا قسم ! یہ صرف اور صرف عالمی استعمار کی سازش ہے جس وجہ سے ہمارے علماء کرام کو جیل میں ڈالا گیا اور ان پر ظلم وستم کیا گیا۔ آج پاکستان میں سکھوں کے تہوار منائے جارہے ہیں مگر میلاد شریف کی محافل کرانے پر دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے ، کیا یہی پاکستان ہے جو اسلام کا قلعہ کہا جاتا ہے؟ آج ہندوؤں کی دیوالی تو اسمبلیوں میں منائی جارہی ہے ، مگر رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر بات کرنا جرم قرار دیا جا چکا ہے ۔ کب جاگو گے؟ جب ملک پاکستان میں اسلام کا نام لینا جرم قرار دیا جائے گا۔

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہمارے ملک پاکستان میں لبرل اور یہود ونصاری کفر کو عام کرنے اور اسلام کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں ، اگر آپ کو ادراک نہیں تو وزیر اعظم عمران خان کا بیان ہی دیکھ لیں نیٹ پر موجود ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ بھی لبرل تھے (نعوذ باللہ من ذالک)

اور اسی طرح نواز شریف بھی بہت پہلے یہ بیان دے چکا ہے کہ ہمارا ملک تیزی کے ساتھ لبرل ازم کی طرف جارہا ہے۔

اور ہمارے ملک کے دانش خر (ٹی وی اینکر) اکثر بکتے رہتے ہیں کہ اس ملک سے علماء کرام کو ختم کر دیا جائے۔

یہ کفر کا عالمی ایجنڈا ہے ۔ پیارے بھائیو! اس کو سمجھو، کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ جب امیر المجاہدین حضرت حافظ مولانا خادم حسین رضوی حفظہ اللہ کو گرفتار کیا گیا تو بدنام زمانہ گستاخ گیرٹ ویلڈر کتنا خوش ہوا، آپ کو کفار کی خوشیوں سے بھی اندازہ نہیں ہو رہا ہے کہ کافروں کو کن سے تکلیف ہے، کیا آپ ناموس رسالت کے ان مجاہدین کے حق میں آواز بلند کر کے ان کو رہائی دلوا کر کافروں کی خوشیاں ماتم میں تبدیل نہیں کر سکتے ؟

آہ! آج اہل سنت کے علماء کرام بہت پریشان ہیں، پولیس نے ان کا جینا حرام کر دیا ہے، ان کے پیچھے ایسے لگی ہوئی ہے جیسے وہ قتل کے مجرم ہوں، ہمارے یہ سنی بیچارے اتنے سادہ ہیں کہ ان کو کوٹ کچہری یا کسی بھی قانونی چارہ جوئی کا علم تک نہیں ہے۔

آج اہلسنت کے لوگوں نے آسان حل تلاش کیا ہے کہ فوراً سے پہلے اعلان لاتعلقی کر لو، ان پر افسوس ہے مشکل کی اس گھڑی میں ان کا اعلان لاتعلقی کرنا ہمیں وہ بات یاد دلاتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ جہاد کے لئے روانہ ہونے لگے تو کچھ لوگ راستے سے ہی واپس آگئے اور اعلان لاتعلقی کر دیا۔

آج الحمدللہ ان سیاسی جماعتوں کے غیر تمند کارکن ان کی جماعتوں کے ظلم وستم کو دیکھ کر اپنی سیاسی وابستگیاں ختم کر رہے ہیں، مگر علماء و مشائخ جن کا تعلق تھا وہ مشکل وقت کو دیکھ کر اعلان لاتعلقی کر رہے ہیں۔

ابھی ۲۳ نومبر ۲۰۱۸ء کو اس فقیر کا ایک علاقہ میں بیان تھا، جس میں موضوع ناموس رسالت (ﷺ) بیان کیا گیا، اور لبرل وسیکولرازم کے نظریات کا خوب رد کیا گیا، بیان کے بعد ایک مجذوب جن کو ''بابا یونس'' کہا جاتا ہے نے فقیر کو کہا: آج آپ نے ہمارے علاقہ کے منافقین کو مسلمان کر دیا (مزے کی بات ہے کہ اس فقیر مست کو کسی بات کا پتہ نہیں ہے مگر ناموس رسالت کا مسئلہ وہ بھی جانتا ہے۔)

میں حیران تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کی بات آئی تو وہ مجذوب بھی دانا ہو گیا، مگر ہمارے نام نہاد مشائخ و علماء مجذوب ہو جاتے ہیں۔

ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مسئلہ جداگانہ ہے

صحابہ کرام کی گستاخی پر خاموش رہنے والا لعنتی ہے تو؟

أَخْبَرَنِي حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ، قَالَ :ثنا أَبُو بَكْرٍ حَمَّادُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هَيْضَمٍ، قَالَ :ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ، وَسُبَّ أَصْحَابِي، فَعَلَى الْعَالِمِ أَنْ يُظْهِرَ عِلْمَهُ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ :قُلْتُ لِلْوَلِيدِ :وَمَا إِظْهَارُ عِلْمِهِ؟ قَالَ :السُّنَّةُ، قَالَ :وَسُئِلَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، فَقَالَ :السُّنَّةُ.

ترجمہ

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بدعقیدگی ظاہر ہو جائے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دی جانے لگیں تو عالم پر فرض ہے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے (یعنی ان گستاخوں کو جواب دے) اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہوگی، ملائکہ کرام کی بھی لعنت ہوگی اور تمام انسانوں کی بھی لعنت ہوگی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ولید کو کہا: علم ظاہر کرنے سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مراد سنت ہے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت وشان جو رسول اللہ ﷺ نے بیان کی ہے اس کو بیان کرے اور ان گستاخوں کو جواب دے۔

(السنۃ ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلّال البغدادی الحنبلی (۳:۴۹۴) دارالرایۃ -الریاض)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی سن کر بھی خاموش رہے وہ لعنتی ہے اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کی گستاخی سن کر خاموش رہے وہ کتنا بڑا لعنتی

ہوگا؟۔

اب کوئی یہ نہ کہے کہ یہ حدیث شریف تو علماء کرام کے لئے ہے، کیونکہ ہمارے یہاں ہر ہر پیر پیر طریقت اور رہبر شریعت ہے۔ یہ شریعت کی رہبری کا تاج صرف اور صرف ہاتھوں کو بوسہ دلوانے کے لئے ہے؟ کیا یہ القابات صرف لوگوں سے نذرانے بٹورنے کے لئے ہیں؟ جب شریعت کو ضرورت پڑے تو اس وقت پیر غائب ہوتے ہیں، کیا کوئی ایسا رہبر دیکھا ہے کہ جب اس کے قافلے پر حملہ ہو جائے تو اس وقت وہ نظر ہی نہ آئے، جس شریعت کے آپ رہبر بنتے ہوا سی شریعت کی رات دن توہین ہوتی رہے تمھاری زبان تک حرکت میں نہ آئے، جس نبی ﷺ کے نام کی برکت سے تمھاری عزت ہے آج ان کی توہین ہوتی رہے مگر تم ہو کہ اپنے آستانوں سے باہر نہیں آتے۔ کیسے پیر ہو؟ کیسے رہبر شریعت ہو؟۔ تصوف میں تو ایک باب غیرت کا بھی پڑھایا جاتا ہے، کیا آپ نے وہ باب نہیں پڑھا؟ جب آپ کے آستانے کے خلاف کوئی بات کردے تب تو آپ کے مریدین بھی قابو میں نہیں آتے، کہاں کہاں سے نکل آتے ہیں مگر جب رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کے خلاف کوئی بات کردے تو خود پیر جی بھی غائب ہوتے ہیں۔

امت محمدیہ (ﷺ) کے سب سے بڑے عالم کا فتوی

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ عَنَزَةَ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: أَغْلَظَ رَجُلٌ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَقُلْتُ: أَقْتُلُهُ، فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: لَيْسَ هَذَا لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق بے ادبی کے الفاظ کہے، میں نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی

اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی : کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے جھڑکا اور فرمایا: یہ قتل کی سزا صرف رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کے لئے ہے۔

(السنن الصغری للنسائی ابو عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی (۷:۱۰۹) مکتب المطبوعات الإسلامیۃ - حلب)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۱:۲۲۲) مؤسسۃ الرسالۃ)

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو قتل کرنے کا فتوی صوفیاء کرام کے امام حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے اور یہی ان کا معمول تھا، آج سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے صوفیہ کے لئے اس میں درس ہے کہ ان کے اکابر تو ناموس رسالت (ﷺ) کے مسئلہ میں سمجھوتہ نہیں کرتے تھے، یہ آج خاموش کیوں ہیں؟

قدر نبی دا جانن والے سوں گئے۔۔۔۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ، ثنا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّوِيلُ، ثنا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ لِطَلَبِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَقَالَ لِي: إِنْ رَأَيْتَهُ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ :يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ :كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ :فَجَعَلْتُ أَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلَى فَأَصَبْتُهُ وَهُوَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَبِهِ سَبْعُونَ ضَرْبَةً مَا بَيْنَ طَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ، فَقُلْتُ لَهُ :يَا سَعْدُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ لَكَ: خَبِّرْنِي كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: عَلَى

رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ، وَعَلَيْكَ السَّلَامُ قُلْ لَهُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَجِدُنِي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَقُلْ لِقَوْمِي الْأَنْصَارِ :لَا عُذْرَ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَخْلُصَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيكُمْ شُفْرٌ يَطْرِفُ، قَالَ :وَفَاضَتْ نَفْسُهُ رَحِمَهُ اللَّهُ.

"هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

قال الذهبي)صحيح.

ترجمہ

حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے دن مجھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کو تلاش کرنے کے لئے بھیجا اور مجھے یہ بھی فرمایا: اگر تجھے سعد ابن الربیع رضی اللہ عنہ ملیں تو ان کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ پوچھ رہے ہیں کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ جہاں شہداء احد رضی اللہ عنہم کے مبارک اجسام رکھے ہوئے تھے وہاں آپ کو تلاش کرتے کرتے دیکھا کہ آپ ایک جگہ لیٹے ہوئے ہیں اور زندگی کی آخری سانسیں چل رہی ہیں، اور ان کے مبارک جسم پر تلوار نیزے اور تیر کے ستر زخم لگے ہوئے تھے۔

میں نے ان کو کہا: اے سعد! بے شک رسول اللہ ﷺ تجھے سلام فرمارہے ہیں اور تجھے فرماتے ہیں کہ یہ بتاؤ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو اور تم پر بھی سلام ہو، تم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرو: یارسول اللہ ﷺ! میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں اور میری قوم کو یہ پیغام دینا کہ اگر کوئی کافر رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گیا اور تم میں سے کوئی ایک بھی بندہ زندہ ہوا تو یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالی کے ہاں تمھارا کوئی عذر بھی قبول نہیں ہوگا۔ حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بس اتنا کہنا تھا کہ انکی روح پرواز کر گئی، اللہ تعالی کی ان پر رحمت ہو۔

امام حاکم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔
اور امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف صحیح ہے۔
(المستدرک علی الصحیحین : أبوعبداللہ الحاکم محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نُعیم بن الحکم الضبی الطہمانی النیسابوری المعروف بابن البیع (۳:۲۲۱) دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام مالک رضی اللہ عنہ کا فتوی شریفہ

وَسَأَلَ الرَّشِيدُ مَالِكًا فِي رَجُلٍ شَتَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّ فُقَهَاءَ الْعِرَاقِ أَفْتَوْهُ بِجَلْدِهِ، فَغَضِبَ مَالِكٌ وَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا بَقَاءُ الْأُمَّةِ بَعْدَ شَتْمِ نَبِيِّهَا؟ مَنْ شَتَمَ الْأَنْبِيَاءَ قُتِلَ وَمَنْ شَتَمَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلِدَ.

ترجمہ

حضرت ہارون الرشید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی ہے اور ساتھ ہی عراقی فقہاء کے ایک فتوی کا ذکر کیا کہ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو کوڑے مارے جائیں گے، یہ فتوی سنتے ہی امام مالک رضی اللہ عنہ جلال میں آ گئے اور فرمایا: اے امیر المومنین! جس امت کے نبی کو گالیاں دی جائیں پھر اس کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ پھر امام مالک رضی اللہ عنہ نے امت کا متفقہ اور اجماعی موقف بیان فرمایا کہ جب اللہ تعالی کے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کی توہین کی جائے تو گستاخ کو قتل کر دیا جائے اور جب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی گستاخی کی جائے تو گستاخ کو کوڑے مارے جائیں۔
(الشفا بتعریف حقوق المصطفی : عیاض بن موسی بن عیاض بن عمرون الیحصبی السبتی، أبو الفضل (۲:۴۹۲) دار الفیحاء - عمان)

امام مالک رضی اللہ عنہ تو وہ بزرگ شخصیت ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے شہر مبارک

میں کبھی جوتے تک نہیں پہنے اور مدینہ منورہ میں کبھی سواری پر سوار نہیں ہوئے اور زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کے شہر مبارک سے دور نہیں گئے ،اور مدینہ منورہ کی گلیوں اور دیواروں کو چومتے رہے اسی لئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے عراقی فقہاء کا فتوی سنا تو فوراً غضبناک ہو گئے حالانکہ خلیفہ وقت ہارون الرشید رحمۃ اللہ تعالی علیہ سامنے کھڑے ہیں ،اور مزے کی بات ہے کہ خلیفہ وقت نے بھی آپ کا جلال دیکھ کر خاموشی اختیار کی کہ رسول اللہ ﷺ کی ناموس مسئلہ ہے ہی جداگانہ ،اس پر امام کا جلال میں آنا بنتا ہے۔

آج کے حکمرانوں کو ناموس رسالت (ﷺ) کا مسئلہ سمجھ نہیں آتا کیونکہ غیرت نہیں رہی۔

حضرت سیدنا امام رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فتوی

فَـقُلْتُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ سِنِينَ، أَوْ حَبَسَ غَيْرَهُ عَنِ الصَّلَاةِ سِنِينَ لَا أُكَفِّرُهُ، وَمَنْ آذَى شَعْرَةً من شعراتک، أو جزء مِنْ نَعْلِكَ أُكَفِّرُهُ.

ترجمہ

امام رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سالہا سال نمازیں ترک کردے یا سالہا سال کسی کو نماز نہ پڑھنے دے میں اسے کافر نہیں کہوں گا ،مگر یا رسول اللہ ﷺ ! جو شخص آپ ﷺ کے موئے مبارک (بال مبارک) میں سے کسی موئے مبارک کی توہین کرے یا آپ ﷺ کے نعلین شریفین کے کسی حصہ کی توہین کرے تو میں اسے ضرور کافر کہوں گا۔

(التفسیر الکبیر : أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی خطیب الری (۳۱:۱۹۵) دار إحیاء التراث العربی -بیروت)

جب صحابہ کرام کا گستاخ اتنا ذلیل ہے تو۔۔۔۔

الحَاكِمُ سَمِعْتُ أَبَا الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بنُ زِيَادٍ المَصِّيصِيُّ سَمِعْتُ الفِرْيَابِيَّ سَمِعْتُ سُفْيَانَ، وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ

عَنْ مَنْ يَشْتُمُ أَبَا بَكْرٍ ؟فَقَالَ: كَافِرٌ بِاللهِ العَظِيمِ:قَالَ: نصلى عَلَيْهِ قَالَ: لَا، وَلَا كَرَامَةَ قَالَ: قُلْنَا: هُوَ يَقُوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَا نَصْنَعُ بِهِ؟قَالَ: لَا تَمَسُّوهُ بِأَيْدِيكُم ارْفَعُوهُ بِالخَشَبِ حَتَّى تواروه فى قبره.

ترجمہ

امام فریابی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک شخص نے آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ ایک شخص حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالی کی قسم! وہ کافر ہے۔اس نے عرض کی: کیا ہم اس کی نماز جنازہ پڑھیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں اس کی نماز جنازہ ادانہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس کی کوئی عزت ہے،راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھا کرتا تھا،اب ہم کیا کریں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے ہاتھ تک نہ لگاؤ بلکہ اس کولکڑی کے ساتھ گڑھے میں پھینک دو۔

(سیر أعلام النبلاء : شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۲۳۶:۶) دار الحدیث -القاہرۃ)

اب ذرا غور یں کہ اگر کوئی شخص حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گستاخ ہے اور کلمہ طیبہ بھی پڑھتا ہے پھر بھی وہ کافر ہے اور اس کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی اور اس کو یونہی لکڑیوں کے ساتھ گڑھے میں ڈال دیا جائیگا اب جو رسول اللہ ﷺ کا گستاخ ہے وہ کتنا ذلیل ہوگا۔اب وہ لوگ بھی غور کریں جب ان کو کہا جائے کہ فلاں رسول اللہ ﷺ کا گستاخ ہے تو آگے سے کہہ دیتے ہیں کہ وہ اللہ اللہ تو کرتا ہے،نماز تو پڑھتا ہے۔

بنی اسرائیل اور امت محمدیہ کے علماء ومشائخ میں فرق؟

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ

يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ .قَالَ :فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ :لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ :كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ ولتأطرنه على الْحق أطرا ولتقصرنه عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلاء ہوئے تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا، لیکن وہ باز نہ آئے، پس علماء ان کی مجالس میں شامل ہونے لگے، اوران کے ساتھ کھاتے پیتے رہے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایک جیسا کر دیا، پس ان پر ان پر اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبانی لعنت فرمائی، اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور حد سے بڑھے، راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکیہ کی ٹیک چھوڑ کر بیٹھ گئے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہاں تک کہ تم ان لوگوں کو ظلم سے پوری طرح روک لو گے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! تم ضرور نیک کاموں کا حکم دو گے اور برے کاموں سے منع کرو گے، ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اس کو حق کی طرف کھینچ لو گے، اور اسے مجبور کر دو گے کہ وہ حق پر ہی رہے ورنہ اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں کو بھی ایک جیسا کر دے گا اور پھر تم پر بھی ایسے ہی لعنت فرمائے گا جیسے اس نے دوسروں پر لعنت فرمائی۔

(مشکاۃ المصابیح : محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری، أبو عبد اللہ، ولی الدین، التبریزی

(۱۴۲۴:۳)المکتب الاسلامی -بیروت)

اس حدیث پاک کوسامنے رکھتے ہوئےفقیر پرتقصیر کے کچھ سوالات ہیں جن کے جوابات ہمارےعلماءکرام ومشائخ عظام سے درکار ہیں۔

☆ کیا مسئلہ ناموس رسالت کے حق میں بولنا امر بالمعروف کے زمرے میں آتا ہے کہ نہیں؟

☆ کیا گستاخوں کے خلاف بولنااور دلائل و براہین کے ساتھ ان کارد کرنا نہی عن المنکر کے تحت آتا ہے کہ نہیں؟

☆ کیا مساجد کے اسپیکر بند ہوجائیں اور اذان کی آواز کو محدود کردیا جائے اسپیکر کھلوانا امر المعروف کے زمرے میں آتا ہے کہ نہیں؟

☆ کیا نیم برہنہ خواتین کی تصاویر جو سینماؤں کے باہر اور سارے شہر میں جگہ جگہ آویزاں ہیں ان کے خلاف بولنا نہی عن المنکر کے زمرے میں آتا ہے کہ نہیں؟ کیا ہمارے علماءکرام ومشائخ عظام یہ سب کچھ ہوتا دیکھ کر خاموشی سے گزر جاتے ہیں ان سے پوچھا جائے گا کہ نہیں؟

☆ میچ کے لئے مساجد کو تین دن بند کیا گیا کیا یہ ظلم ہے کہ نہیں؟ کیا پاکستانی علماء میں یہ ہمت ہے کہ میچ کو رکوادیں اور مساجد کھلوادیں ،کیا مساجد کے حق میں بولنااور میچ کے خلاف بولنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تحت آتا ہے کہ نہیں؟

اس سے ثابت ہوا کہ ہمارے ملک میں لبرل اور شیطان حاوی ہو چکا ہے اسی لئے تو میچ نہیں رکا مساجد میں اذان ونماز پر پابندی عائد کردی گئی۔

فقیر کی نظر میں اگر ہمارے علماء ومشائخ حق کے دلدادہ نہ ہوتے تو کبھی ان دین دشمنوں کو ایسا کرنے کی ہمت نہ ہوتی ،یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالی تمھارے دل ایک جیسے کردے گا پھر تم پر لعنت فرمائے گا، جب میچ کھیلنے والوں اور کروانے والوں اور دیکھنے والوں (یعنی بعض ملا حضرات) کے دل ایک جیسے ہو گئے تو ان کو توفیق ہی نہیں ہوئی کہ حق بولیں

سوائے امیر المجاہدین مولانا حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ کے۔

☆ جب آسیہ ملعونہ نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی تو اس کے خلاف بولنا اور ناموس رسالت کے حق میں بولنا ہمارے علماء ومشائخ کی ذمہ داری تھی یا نہیں ،کیا اس ذمہ داری کو پورا کیا گیا یا نہیں؟

☆ جب سلمان تاثیر نے گستاخیاں کی اور اس ملعونہ کی حمایت میں نکلا کیا اس وقت علماء ومشائخ کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس شیطان کے خلاف اور ناموس رسالت (ﷺ) کے حق میں بولیں؟

☆ جب غازی اسلام ملک ممتاز حسین قادری رضوی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تاثیر کو قتل کیا، کیا اس وقت علماء ومشائخ کی ذمہ داری تھی کہ وہ تاثیر کے خلاف اور شہید کے حق میں بولیں؟

☆ جب غازی ملک ممتاز حسین قادری کو شہید کیا جانے لگا تو اس وقت ہمارے علماء ومشائخ کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس سزا کو رکوائیں؟

☆ جب فیض آباد میں ختم نبوت کے سلسلے میں دھرنا ہوا اور اتنے علماء کرام پر ظلم وستم ہوا اور کئی لوگ شہید ہوئے کیا ان کے حق میں بولنا اور ختم نبوت کے قانون میں چھیڑ چھاڑ کرنے والوں کے خلاف بولنا ہمارے علماء ومشائخ کی ذمہ داری نہیں تھی؟

☆ اور ابھی (۲۳ نومبر ۲۰۱۸ء) کو ہزاروں علماء کرام بشمول امیر المجاہدین امام اہل عزیمت مولانا حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ کو اور دو لاکھ سے زائد عوام اہل سنت کو گرفتار کیا گیا بجائے اس کے کہ علماء کرام ساتھ دیتے اور ان کی رہائی کے لئے آواز بلند کرتے یہ اعلانات کر رہے ہیں کہ ہمارا ان کے ساتھ تعلق نہیں ہے، ہائے افسوس! یہ دور بھی ہم نے دیکھنا تھا کہ علماء حق کے خلاف ساری دنیا کے کفار بھی جمع ہو جائیں اور نام نہاد علماء ومشائخ بھی لاتعلقی کا اعلان کر دیں۔

☆ تادم تحریر جمعرات (۲۹، ۱۱، ۲۰۱۸ء) تک بہت سی مساجد بند ہیں جن میں اذانیں تک نہیں ہوئیں اور نماز پر مکمل پابندی ہے اور باہر پولیس کھڑی ہے، اس کا درد کسی کو نہیں ہے؟ کیا اس پر علماء ومشائخ کا نہ بولنا اس بات کی دلیل نہیں کہ یہ بھی مساجد کی بندش پر راضی ہیں؟

☆ سکھوں اور قادیانیوں کے لئے باڈر کھولانا اور مسلمانوں کے لئے مساجد تک بند کر دینا کونسا اسلام ہے؟

☆ گستاخ کو رہائی دینا اور علماء کرام کو پابند سلاسل کر دینا اور علماء کا خاموش تماشائی بنے رہنا کیا کفار کو گستاخیوں پر دلیر نہیں کرے گا؟

بنی اسرائیل کے علماء ومشائخ کے ساتھ کیا ہوا؟

وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ قَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّارُ قال حدثنا محمد ابن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي دُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَضَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ حدثني جعفر بن هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَمْرٍو الصَّنْعَانِيُّ عَنِ الرَّضِينِ بْنِ عَطَاءٍ الشَّامِيِّ قَالَ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى يُوشَعَ بْنِ نُونٍ أَنِّي مُهْلِكٌ مِنْ قَوْمِكَ مِائَةَ أَلْفٍ أَرْبَعِينَ أَلْفًا مِنْ خِيَارِهِمْ وَسِتِّينَ أَلْفًا مِنْ شِرَارِهِمْ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابن عطا الشامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا یوشع بن نون علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں تیری قوم کے ایک لاکھ لوگوں کو عذاب میں مبتلا کروں گا جن میں چالیس ہزار نیک ہوں گے اور ساٹھ ہزار بدکار ہوں گے۔

(التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد : أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (۲۴:۳۱۰) وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية -المغرب)

جسموں پر آرے چلائے گئے مگر حق کہنا نہ چھوڑا

أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ بْنُ مَطَرٍ، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْوَلَاهِجِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُوَارِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَلَوِيُّ، حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي سَهْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دُورُوا مَعَ الْقُرْآنِ حَيْثُمَا دَارَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ نُطِقْ ذَلِكَ؟ قَالَ: كُونُوا كَحَوَارِيِّ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ شُقُّوا بِالْمَنَاشِيرِ فِي اللَّهِ، وَصُلِّبُوا فِي جُذُوعِ النَّخْلِ فِي اللَّهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ نُطِقْ ذَلِكَ؟ قَالَ: قَتْلٌ فِي طَاعَةِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَلَكَتْهُمْ مُلُوكٌ بَعْدَ أَنْبِيَائِهِمْ فَغَيَّرُوا سُنَنَهُمْ، وَعَمِلُوا فِيهِمْ بِغَيْرِ الْحَقِّ، فَلَمْ يَمْنَعْهُمْ ذَلِكَ مِنْ جَوْرِهِمْ أَنْ حَابَوْهُمْ وَضَاحَكُوهُمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ، فَلَمَّا رَأَى اللَّهُ ذَلِكَ مِنْهُمْ ضَرَبَ بِقُلُوبِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، وَلُعِنُوا عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُسَلِّطَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ فَيَدْعُوا عَلَيْهِمْ خِيَارُكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ.

ترجمہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بات کا حکم قرآن کریم دے اسی پر عمل کرنا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ!

اگر ہم اس بات کی طاقت نہ رکھیں تو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو جانیں دے دیں یہ ہمارے جیسے لوگوں کے لئے سوال کر رہے تھے۔فقیر قادری) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عیسی علیہ السلام کے حواریوں کی طرح ہو جانا جس طرح ان کو آروں کے ساتھ چیرا گیا اور سولی پر لٹکایا گیا مگر وہ حق کہنے سے باز نہیں آئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر ہمیں اس کی طاقت نہ ہو تو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی راہ میں قتل ہو جانا اس کی نافرمانی کرتے ہوئے زندہ رہنے سے بہتر ہے، بے شک بنی اسرائیل میں ان کے انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد بادشاہ غالب آگئے تھے اور انہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتوں کو تبدیل کر دیا اور ان جیسا عمل نہ کیا اور نہ ہی علماء نے ان کو اس ظلم سے منع کیا، بلکہ وہ علماء ان کے ساتھ محبت کرنے لگے اور ان کو دیکھ کر مسکراتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے اور ان کے ساتھ پانی پیتے تھے۔پھر اللہ تعالی نے ان کے دلوں کو ان ظالموں کے دلوں کے ساتھ ملا دیا، اور ان پر حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اور حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی زبان اقدس سے لعنت فرمائی، یہ بدلہ تھا ان کا جو انہوں نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور نیکی کا حکم کرو گے اور برائی سے منع کرو گے یا پھر اللہ تعالی تم پر تمھارے بدترین لوگوں کو مسلط فرمادے گا پھر تمھارے نیک لوگ بھی دعا کریں گے تو اللہ تعالی قبول نہیں فرمائے گا۔

(الوسیط فی تفسیر القرآن المجید : أبو الحسن علی بن أحمد بن محمد بن علی الواحدی، النیسابوری، الشافعی (۲:۲۱۵) دار الکتب العلمیۃ ، بیروت -لبنان)

رسول اللہ ﷺ نے حق کی خاطر جان دینے کا حکم فرمایا اور اللہ تعالی کی راہ میں قتل ہونے کو ہی ترجیح دینے کا فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم جان دے دینا مگر حق گوئی سے پیچھے نہ ہٹنا کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریوں نے حق گوئی میں اپنی جانیں دے دیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جولوگ حکمرانوں کے ظلم کے خلاف نہ بولیں وہ بھی انہیں جیسے لعنتی ہیں، آج آپ ذرا غور کریں کتنے لوگ ہیں جو ظالموں کے ظلم کے خلاف بولتے ہیں۔

آج ہم نے ظالموں کا ہاتھ پکڑنے کی بجائے انہیں لوگوں کا ساتھ دینا شروع کر دیا، بڑے بڑے جبے قبے والے لوگ بھی حکمرانوں کی کاسہ لیسی کرنے میں مشغول ہیں اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اب بتائیں ظالم کون ہوا اور ان کا مددگار کون ہوا؟

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان شریف بھی بڑا قابل غور ہے کہ جولوگ ظالموں کے خلاف نہیں بولیں گے ان پر لعنت ہوگی اور جولوگ ظالموں کے ساتھ کھڑے ہو گئے ان کا حال کیا ہوگا؟

آج کے دور کا سب سے بڑا مسئلہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کا مسئلہ ہے، آج لوگ رسول اللہ ﷺ کی توہین سن کر صرف خاموش نہیں رہتے بلکہ گستاخوں کا ساتھ دیتے ہیں، آپ خود غور کریں کہ ایک بندہ گستاخی سن کر یا دیکھ کر خاموش رہے وہ تو لعنتی ہے اور جو شخص گستاخوں کا ساتھ دے اور ان کا مددگار بن جائے وہ کون ہے؟

حکمران اور قرآن؟

وَأخرج عبد بن حميد عَن معَاذ بن جبل قَالَ:قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم خُذُوا الْعَطاء ماكان عَطاء فَإِذا كَانَ رشوة عَن دينكُمْ فَلا تأخذوه وَلنْ تتركوه يمنعكم من ذَلِك الْفقر والمخافة. إن بني يَأْجُوج قد جاؤوا وَإن رحى الْإِسْلَام ستدور فَحَيْثُ مَا دَار الْقُرْآن فدوروا بِهِ يُوشك السُّلْطَان وَالْقُرْآن أن يقتتلا ويتفرقا إِنَّه سَيكون عَلَيْكُم مُلُوك يحكمون لكم بِحكم وَلَهُم بغَيْرِهِ فَإِن أطعتموهم أضلوكم وَإن عصيتموهم قتلوكم قَالُوا:يارسول الله فَكيف بِنَا ان أدركنا ذَلِك قَال:تكُونُونَ كأصحاب عِيسَى نشرُوا بالمناشير وَرفعُوا على الْخشب موت

فِی طَاعَۃ خیر من حَیاۃ فِی مَعْصِیَۃ إن أول ماکان نقص فِی بنی اسرئیل أنھم کَانُوا یامرون بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنکر شبہ التَّعْزِیر فَکَانَ أحدھم إذا لَقِی صاحبہ الَّذِی کَانَ یعیب عَلَیْہِ آکلہ وشاربہ کَأَنَّہُ لم یعب عَلَیْہِ شَیْئا فلعنھم اللہ علی لِسَان دَاوُد وَذٰلِکَ بِمَا عصوا وَکَانُوا یعتدون وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِہِ لتأمرن بِالْمَعْرُوفِ ولتنھون عَنِ الْمُنکر أو لیسلطنَّ اللہ عَلَیْکُم شِرَارکُمْ ثُمَّ لیدعون خیارکم فَلَا یُسْتَجَاب لکم وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِہِ لتأمرن بِالْمَعْرُوفِ ولتنھن عَنِ الْمُنکر ولتأخذن علی یَد الظَّالِم فلتأطرنہ عَلَیْہِ اطرا أو لیضربن اللہ قُلُوب بَعْضکُم بِبَعْض۔

ترجمہ

حضرت سیدنا امام عبد بن حمید حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تحفہ تحفہ ہو لےلو، جب تم کو دین سے دور کرنے کے لئے بطور رشوت دیا جائے تو اسے ہرگز نہ لینا اور پیسے لیکر تم دین کو ہرگز نہ چھوڑنا، اس امر سے خوف اور فقر تم کو روکے گا، بنی یاجوج وماجوج آچکے ہیں، اسلام کی چکی گردش کرے گی، جہاں قرآن کریم گھومے تم بھی گھوم جانا (یعنی جو قرآن کریم حکم دے اسی پر عمل کرنا، عنقریب بادشاہ اور قرآن آپس میں جھگڑ پڑیں گے اور دونوں مختلف حکم دیں گے، تم پر ایسے بادشاہ مسلط ہوں گے کہ ان کے لئے الگ قانون ہوگا اور تمھارے لئے الگ قانون ہوگا، اگر تم ان کی پیروی کرو گے تو تم کو گمراہ کردیں گے اور اگر تم ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاؤ گے تو تم کو قتل کردیں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہمارا کیا حال ہوگا اگر ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں جیسے ہو جاؤ گے جن کو آریوں سے چیر دیا گیا اور سولی پر لٹکا دیا گیا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں موت

کا آجانا نافرمانی میں زندگی گزرانے سے بہتر ہے۔

بنی اسرائیل میں سب سے پہلی یہ خرابی واقع ہوئی کہ ان کے علماء بطور تعزیر نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے تھے، ان میں سے ایک آدمی جب دوسرے سے ملتا تو جس پر وہ عیب لگاتا تھا تو اس کے ساتھ کھاتا پیتا گویا کہ اس نے اس پر کسی چیز کا عیب لگایا ہی نہیں تھا (یعنی ایک دن اسکو گناہوں میں مبتلا دیکھ کر منع کیا اور دوسرے دن خود اس کے پاس بیٹھ گیا) اللہ تعالی نے حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت فرمائی، اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ نافرمانیاں کرتے اور حد سے تجاوز کرتے تھے، مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ اور قدرت میں میری جان ہے تم نیکی کا حکم کرو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ اللہ تعالی تم پر انتہائی بدترین لوگوں کو مسلط فرمادے گا پھر تمھارے نیک لوگ اللہ تعالی سے دعائیں کریں گے اللہ تعالی ان کی دعائیں بھی قبول نہیں فرمائے گا۔

قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو اور ظالم کا ہاتھ روکو اور لوگوں کو حق پر برانگیختہ کرو ورنہ اللہ تعالی تمھارے دلوں کو دوسروں سے ٹکرا دے گا (یعنی ظالموں کے دل اور تمھارے دلوں کو ایک جیسا کردے گا)

(الدر المنثور : عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۳:۱۲۴)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین سے پھیرنے کے لئے تم کو پیسے دئے جائیں تو تم ہر گز ہرگز نہ لینا۔ اب غور کریں کتنے مشائخ اور علماء ہیں جو نذرانوں کو بچانے کے لئے مسئلہ ناموس رسالت پر زبان نہیں کھولتے، کیا اس اہم مسئلہ پر نہ بولنا اور صرف نذرانے بچانا دین فروشی ہے کہ نہیں؟

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قرآن کریم حکم دے تم نے اس پر عمل کرنا ہے نہ کہ قرآن کریم کے خلاف عمل کرنا ہے۔ آج ہم غور کریں کیا ہم نے قرآن کریم کی بات مانی ہے یا کسی اور کی؟

☆ فرمایا: قرآن اور حکمران کا اختلاف ہوگا، قرآن اور حکم دے گا اور حکمران اور حکم دے

گاتم نے قرآن کریم کا حکم ماننا ہے،اب بتائیں یہی ہورہا ہے کہ نہیں ،قرآن کریم کا حکم ہے گستاخ کوقتل کردومگر ہمارے حکمران کہہ رہے ہیں کہ نہیں انکومعافی دے دو۔

☆اوررسول اللہ ﷺ نے بھی یہ فرمایا: اگرتم نے حکمرانوں کی اطاعت کی توتم کوگمراہ کردیں گے،آج جتنے لوگ بھی حکمرانوں کے طابع اورفرماں بردار ہیں ان کوسوچ لینا چاہئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق گمراہ ہیں۔

☆اوررسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگرتم حکمرانوں کی بات نہیں مانو گےتوتم کوقتل کردیں گے۔آج دیکھ لیں کیاہورہاہے جولوگ ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے ان کو پکڑ پکڑ کر جیلوں میں ڈالا جارہاہےاورطرح طرح کی اذیتیں دی جارہی ہیں۔

☆آج بھی ان ذلیل حکمرانوں نے کفار سے پیسے لے لئے تاکہ گستاخ ملعونہ آسیہ کو چھوڑ دیا جائے۔

اب غورکریں کہ رسول اللہ ﷺ توفرماتے ہیں کہ تم کورشوت دے کر دین سے دورکرنے کی کوشش کی جائے گی مگرتم نے غربت کی زندگی گزارلینی ہے اپنے دین کوفروخت نہیں کرنا۔ہم نے تو دین فروخت کردیاوہ بھی دنیا کے چندٹکوں کی خاطر۔کفار سے پیسے لیکر گستاخ عورت کو رہاکردیااوراپنے ہی علماءکرام کوگرفتارکردیا۔

اللہ تعالی مسلمانوں کوغیرت ملی ومذہبی عطافرمائے۔

بنی اسرائیل کا عالم اور پیر
بلعم بن باعوراء کا حال

جو نذرانے لیکر نبی علیہ السلام کا گستاخ ہو گیا

قرآن کریم کا فیصلہ

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِىْ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ . وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾

ترجمہ

اور اے محبوب! انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہوگیا۔ اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کُتّے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے یہ حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں۔

(سورۃ الاعراف رقم الآیۃ ۱۷۵،۱۷۶)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں صدالا فاضل سیدی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

یعنی بلعم بن باعور جس کا واقعہ مفسّرین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارین سے جنگ کا قصد کیا اور سرزمین شام میں نُزول فرمایا تو بلعم باعور کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ کثیر لشکر ہے وہ یہاں آئے ہیں ہمیں ہمارے بلاد سے نکالیں گے اور قتل کریں گے اور بجائے ہمارے بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں آباد کریں گے، تیرے پاس اسمِ اعظم ہے اور تیری دعا قبول ہوتی ہے تو نکل اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر اللہ تعالیٰ انہیں یہاں سے ہٹا دے۔ بلعم باعور نے کہا تمہارا

بُرا ہو حضرت موسٰی علیہ السلام نبی ہیں اور ان کے ساتھ فرشتے ہیں اور ایمان دار لوگ ہیں، میں کیسے ان پر دعا کروں؟ میں جانتا ہوں جو اللہ تعالٰی کے نزدیک ان کا مرتبہ ہے اگر میں ایسا کروں تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور بہت الحاح وزاری کے ساتھ انہوں نے اپنا یہ سوال جاری رکھا تو بلعم باعور نے کہا کہ میں اپنے ربّ کی مرضی معلوم کرلوں اور اس کا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دعا کرتا پہلے مرضی الٰہی معلوم کر لیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا چنانچہ اس مرتبہ بھی اس کو یہی جواب ملا کہ حضرت موسٰی علیہ السلام اور ان کے ہمراہیوں کے خلاف دعا نہ کرنا، اس نے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے ربّ سے اجازت چاہی تھی مگر میرے ربّ نے ان پر دعا کرنے کی مُمانعت فرمادی تب قوم نے اس کو ہدیئے اور نذرانے دیئے جو اس نے قبول کئے اور قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو پھر دوسری مرتبہ بلعم باعور نے ربّ تبارک وتعالٰی سے اجازت چاہی اس کا کچھ جواب نہ ملا، اس نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اس مرتبہ کچھ جواب ہی نہ ملا قوم کے لوگ کہنے لگے کہ اگر اللہ کو منظور نہ ہوتا تو وہ پہلے کی طرح دوبارہ بھی منع فرماتا اور قوم کا اِلحاح واصرار اور بھی زیادہ ہوا حتٰی کہ انہوں نے اس کو فتنہ میں ڈال دیا اور آخر کار وہ بددعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھا تو جو بددعا کرتا اللہ تعالٰی اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لئے جو دعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اس کی زبان پر آتا تھا۔قوم نے کہا اے بلعم یہ کیا کر رہا ہے؟ بنی اسرائیل کے لئے دعا کرتا ہے ہمارے لئے بددعا، کہا یہ میرے اختیار کی بات نہیں، میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور اس کی زبان باہر نکل پڑی تو اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہوگئیں۔اس آیت میں اس کا بیان ہے۔

خزائن العرفان (سورۃ الاعراف رقم الآیۃ ۱۷۵، ۱۷۶)

نبی کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد کر گیا

حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ، ثَنَا صَفْوَانُ، ثَنَا الْوَلِيدُ، ثنا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ كَعْبُ الْاَحْبَارِ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِى آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا هُوَ بَلْعَمُ

بْنُ بَاعُورَةَ وَكَانَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْبَلْقَا، وَكَانَ يَعْلَمُ اسْمَ اللَّهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ مَعَ الْجَبَابِرَةِ الَّذِينَ كَانُوا بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيْ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ .وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾

میں بلعم بن باعوراء کا ذکر ہے، یہ شخص اہل بلقاء میں سے تھا، اور اللہ تعالی کا اسم اعظم جانتا تھا، جب اس کو بلایا گیا تو یہ انہیں لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو گیا جو بیت المقدس میں تھے۔ (یعنی وہ لوگ جن کے ساتھ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام جہاد کرنے کے لئے تشریف لا رہے تھے۔

تفسیر القرآن العظیم لابن أبي حاتم: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدریس بن المنذر التمیمی، الحنظلی، الرازی ابن أبي حاتم (۵:۱۶۱۷)

مکتبہ نزار مصطفى الباز - المملكة العربية السعودية

بجائے اس کے کہ یہ شخص حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے ساتھ کھڑا ہوتا اور جہاد میں حصہ لیتا مگر اس نے پیسوں کے لالچ میں موسی علیہ السلام کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد کر لیا۔

یہی حال آج ہمارے لالچی مسلمانوں کا ہے یہ پیسے کے لالچ میں کفار کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے دین وایمان کی پرواہ کئے بغیر صرف اور صرف پیسے کی خاطر کفار کا ساتھ دیتے ہیں۔

یہ مسئلہ بھی قابل غور ہے کہ اگر حضرت موسی علیہ السلام کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد کرے تو

اس کورب تعالی کتے کے ساتھ تشبیہ دے اور جو رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد کر جائے وہ کیا بنے گا؟

اولیاء کرام کا دشمن بن گیا

بلعم بن باعوراء أعان أعداء الله على أوليائه بدعائه فَنُزِعَ عنه الإيمان.

ترجمہ

بلعم بن باعوراء اللہ تعالی کے دشمنوں کے ساتھ مل کر اولیاء اللہ کے خلاف دعا کرنے لگا جس وجہ سے اس سے ایمان تک چھین لیا گیا۔

الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز: أبو الحسن علی بن أحمد بن محمد بن علی الواحدی، النیسابوری، الشافعی (۱:۴۲۱)

دار القلم الدار الشامیۃ دمشق، بیروت

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے نیک بندوں کی دشمنی بندے کو ایمان سے فارغ کر دیتی ہے۔

بلعم کی آنکھ کا کمال

قال الغزالی کان بلعم بن باعوراء من العلماء وکان بحیث إذا نظر رأی العرش.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ بلعم علماء میں سے تھا، اور جب بھی وہ نگاہ اٹھاتا تھا تو عرش باری تعالی کو دیکھتا تھا۔

فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن

علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاہری (۱:۱۸۷) المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر

دین فروش بن گیا

وكان بلعم بن باعوراء من أكابر العلماء فأكل الدنيا بالدين

ترجمہ

امام عبدالرؤف المناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ بلعم بن باعوراء اکابر علماء میں سے تھا، اس نے دنیا کے بدلے اپنا دین بیچ دیا۔

فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاہری (۲:۲۰۴)

اصل جرم

هو بلعم بن باعوراء كان عابداً من عباد بني إسرائيل، وكان مستجاب الدعوة، فنزع الله تعالى الإيمان عنه بدعاء موسى عليه السلام.

ترجمہ

امام فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ بلعم بنی اسرائیل کے عبادت گزار لوگوں میں سے تھا، اور یہ مستجاب الدعوات تھا، پھر اللہ تعالی نے اس سے ایمان تک سلب فرمالیا کیونکہ اس نے حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے خلاف دعا کی تھی۔

بحر العلوم: أبو اللیث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراہیم السمرقندی (۱:۵۶۷)

امام عبدالرؤف المناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں

ولم يقل آية واحدة ولم يكن له إلا زلة واحدة مال إلى الدنيا

وأهلها ميلة واحدة وترك لنبي من الأنبياء حرمة واحدة فسلبه معرفته وجعله بمنزلة الكلب المطرود

ترجمہ

فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاہری (۱:۱۸۷)

عبرت ناک انجام

وَوَرَدَ أَنَّهُ تَعَالَى يُدْخِلُ النَّارَ بَلْعَمَ بْنَ بَاعُورَا عَلَى صُورَةِ كَلْبِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ، وَيُدْخِلُ الْجَنَّةَ كَلْبَهُمْ عَلَى صُورَةِ بَلْعَمَ، فَلَا تَغْتَرَّ بِالظَّوَاهِرِ، فَإِنَّ الْعِبْرَةَ بِالسَّرَائِرِ.

ترجمہ

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بلعم بن باعوراء کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اصحاب کہف کے کتے کی صورت میں دوزخ میں داخل فرمائے گا، اوران کے کتے کو بلعم کی شکل میں جنت میں داخل فرمائے گا۔

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تو ظاہر کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھا۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری (۴:۱۵۷۷)

دار الفکر، بیروت -لبنان

بلعم کا قصہ

وَكَانَتْ قِصَّتُهُ عَلَى مَا ذَكَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَالسُّدِّيُّ وَغَيْرُهُمْ أَنْ مُوسَى لَمَّا قَصَدَ حَرْبَ الْجَبَّارِينَ وَنَزَلَ أَرْضَ بَنِي

كَنْعَانَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ أَتَى قَوْمُ بَلْعَمَ إِلَى بَلْعَمَ ـ وَكَانَ عِنْدَهُ اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ ـ فَقَالُوا :إِنَّ مُوسَى رَجُلٌ حَدِيدٌ وَمَعَهُ جُنْدٌ كَثِيرٌ، وَإِنَّهُ جَاءَ يُخْرِجُنَا مِنْ بِلَادِنَا وَيَقْتُلُنَا وَيُحِلُّهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَأَنْتَ رَجُلٌ مُجَابُ الدَّعْوَةِ، فَاخْرُجْ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَرُدَّهُمْ عَنَّا، فَقَالَ :وَيْلَكُمْ نَبِيُّ اللّٰهِ وَمَعَهُ الْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ كَيْفَ أَدْعُو عَلَيْهِمْ وَأَنَا أَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا أَعْلَمُ، وَإِنِّي إِنْ فَعَلْتُ هَذَا ذَهَبَتْ دُنْيَايَ وَآخِرَتِي، فَرَاجَعُوهُ وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ :حَتَّى أُوَامِرَ رَبِّي، وَكَانَ لَا يَدْعُوهُ حَتَّى يَنْظُرَ مَا يُؤْمَرُ بِهِ فِي الْمَنَامِ فَآمَرَ فِي الدُّعَاءِ عَلَيْهِمْ، فَقِيلَ لَهُ فِي الْمَنَامِ لَا تَدْعُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ :إِنِّي قَدْ آمَرْتُ رَبِّي وَإِنِّي قَدْ نُهِيتُ فَأَهْدَوْا إِلَيْهِ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا، ثُمَّ رَاجَعُوهُ فَقَالَ :حَتَّى أُوَامِرَ، فَآمَرَ، فَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ، فَقَالَ :قَدْ آمَرْتُ فَلَمْ يَجُزْ إِلَيَّ شَيْءٌ، فَقَالُوا :لَوْ كَرِهَ رَبُّكَ أَنْ تَدْعُوَ عَلَيْهِمْ لَنَهَاكَ كَمَا نَهَاكَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى، فَلَمْ يَزَالُوا يَتَضَرَّعُونَ إِلَيْهِ حَتَّى فَتَنُوهُ فَافْتُتِنَ فَرَكِبَ أَتَانًا لَهُ مُتَوَجِّهًا إِلَى جَبَلٍ يُطْلِعُهُ عَلَى عَسْكَرِ بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ حُسْبَانُ، فلما سَارَ عَلَيْهَا غَيْرَ كَثِيرٍ رَبَضَتْ بِهِ، فَنَزَلَ عَنْهَا فَضَرَبَهَا حَتَّى إِذَا أَذْلَقَهَا قَامَتْ فَرَكِبَهَا، فَلَمْ تَسِرْ بِهِ كَثِيرًا حَتَّى رَبَضَتْ، فَفَعَلَ بِهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَقَامَتْ، فَرَكِبَهَا فَلَمْ تَسِرْ بِهِ كَثِيرًا حَتَّى رَبَضَتْ، فَضَرَبَهَا حَتَّى أَذْلَقَهَا، أَذِنَ اللّٰهُ لَهَا بِالْكَلَامِ فَكَلَّمَتْهُ حُجَّةً عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: وَيْحَكَ يَا بَلْعَمُ أَيْنَ تَذْهَبُ بِي؟ أَلَا تَرَى الْمَلَائِكَةَ أَمَامِي تَرُدُّنِي عَنْ وَجْهِي هَذَا؟ أَتَذْهَبُ بِي إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنِينَ تَدْعُو عَلَيْهِمْ؟ فَلَمْ يَنْزِعْ، فَخَلَّى اللّٰهُ سَبِيلَهَا فَانْطَلَقَتْ حَتَّى إِذَا أَشْرَفَتْ بِهِ عَلَى

جَبَلِ حُسْبَانَ جَعَلَ يَدْعُو عَلَيْهِمْ وَلَا يَدْعُو عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ إِلَّا صَرَفَ اللَّهُ بِهِ لِسَانَهُ إِلَى قَوْمِهِ، وَلَا يَدْعُو لِقَوْمِهِ بِخَيْرٍ إِلَّا صَرَفَ اللَّهُ بِهِ لِسَانَهُ إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ .فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ :يَا بَلْعَمُ أَتَدْرِي مَاذَا تَصْنَعُ إِنَّمَا تَدْعُو لَهُمْ عَلَيْنَا؟ اِفَقَالَ :هَذَا مَا لَا أَمْلِكُهُ، هَذَا شَيْءٌ قَدْ غَلَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَانْدَلَعَ لِسَانُهُ فَوَقَعَ عَلَى صَدْرِهِ، فَقَالَ لَهُمْ :قَدْ ذَهَبَتِ الْآنَ مِنِّي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا الْمَكْرُ وَالْحِيلَةُ، فَسَأَمْكُرُ لَكُمْ وَأَحْتَالُ، جَمِّلُوا النِّسَاءَ وَزَيِّنُوهُنَّ وَأَعْطُوهُنَّ السِّلَعَ، ثُمَّ أَرْسِلُوهُنَّ إِلَى الْعَسْكَرِ يَبِعْنَهَا فِيهِ، وَمُرُوهُنَّ فَلَا تَمْنَعُ امْرَأَةٌ نَفْسَهَا مِنْ رَجُلٍ أَرَادَهَا، فَإِنَّهُمْ إِنْ زَنَا رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ كُفِيتُمُوهُمْ، فَفَعَلُوا فَلَمَّا دَخَلَ النِّسَاءُ الْعَسْكَرَ مَرَّتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْكَنْعَانِيِّينَ، اسْمُهَا كَسْتَى بِنْتُ صُورَ، بِرَجُلٍ مِنْ عُظَمَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ زَمْرِيُّ بْنُ شَلُومَ رَأْسُ سِبْطِ شَمْعُونَ بْنِ يَعْقُوبَ، فَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا حِينَ (أَعْجَبَهُ جَمَالُهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا حَتَّى وَقَفَ بِهَا عَلَى مُوسَى، فَقَالَ :إِنِّي أَظُنُّكَ سَتَقُولُ هَذِهِ حَرَامٌ عَلَيْكَ؟ قَالَ :أَجَلْ هِيَ حَرَامٌ عَلَيْكَ لَا تَقْرَبْهَا، قَالَ :فَوَاللَّهِ لَا أُطِيعُكَ فِي هَذَا، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا قُبَّتَهُ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَأَرْسَلَ اللَّهُ الطَّاعُونَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْوَقْتِ، وَكَانَ فِنْحَاصُ بْنُ الْعَيْزَارِ بْنِ هَارُونَ صَاحِبَ أَمْرِ مُوسَى، وَكَانَ رَجُلًا قَدْ أُعْطِيَ بَسْطَةً فِي الْخَلْقِ وَقُوَّةً فِي الْبَطْشِ، وَكَانَ غَائِبًا حِينَ صَنَعَ زَمْرِيُّ بْنُ شَلُومَ مَا صَنَعَ، فَجَاءَ وَالطَّاعُونُ يَجُوسُ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَأُخْبِرَ الْخَبَرَ، فَأَخَذَ حَرْبَتَهُ وَكَانَتْ مِنْ حَدِيدٍ كُلِّهَا، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِمَا الْقُبَّةَ، وَهُمَا مُتَضَاجِعَانِ فَانْتَظَمَهُمَا بِحَرْبَتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ بِهِمَا

رَافِعَهُمَا إِلَى السَّمَاءِ، وَالْحَرْبَةُ قَدْ أَخَذَهَا بِذِرَاعِهِ وَاعْتَمَدَ بِمِرْفَقِهِ عَلَى خَاصِرَتِهِ، وَأَسْنَدَ الْحَرْبَةَ إِلَى لِحْيَتِهِ وَكَانَ بِكْرَ الْعَيْزَارِ، وَجَعَلَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ هَكَذَا نَفْعَلُ بِمَنْ يَعْصِيكَ، وَرُفِعَ الطَّاعُونُ، فَحُسِبَ مَنْ هَلَكَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الطَّاعُونِ فِيمَا بَيْنَ أَنْ أَصَابَ زِمْرِيٌ بِالْمَرْأَةِ إِلَى أَنْ قَتَلَهُ فِنْحَاصُ، فَوَجَدُوا قَدْ هَلَكَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فِي سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ،

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت موسی علیہ السلام نے جب جبارین سے جنگ کا ارادہ فرمایا اور سرزمین شام میں تشریف لائے تو بلعم بن باروآء کی قوم اس کے پاس آئی اور کہنے لگی حضرت موسی علیہ السلام بہت ہی تیز مزاج ہیں اوران کے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے وہ یہاں ہمارے ساتھ جنگ کرنے اور ہم کو یہاں نکالنے اور اپنی قوم کو آباد کرنے آئے ہیں اور تیرے پاس اسم اعظم ہے تیری ہر دعا قبول ہوتی ہے تم نکلو اور دعا کرو اللہ تعالی سے اللہ تعالی ان کو یہاں سے نکال دے قوم کی بات سن کر بلعم نے کہا: تم پر افسوس ہے حضرت موسی علیہ السلام اللہ تعالی کے نبی ہیں اوران کے ساتھ فرشتے اور مومن لوگ ہیں میں ان کے خلاف کیسے بددعا کرسکتا ہوں مجھے اللہ تعالی کی طرف جو علم ملا ہے اس کا تقاضہ ہے کہ اگر میں نے حضرت موسی علیہ السلام کے خلاف دعا کی تو میری دنیا وآخرت تباہ ہوجائے گی قوم نے جب گریہ زاری کے ساتھ مسلسل اصرار کیا تو بلعم نے کہا اچھا اللہ تعالی کی مرضی معلوم کرلوں اور بلعم کا طریقہ ہی یہی تھا جب بھی کوئی دعا کرتا تو پہلے اللہ تعالی کی مرضی معلوم کرتا تو اللہ تعالی کی طرف سے اس کو جواب مل جاتا چنانچہ اس بار بھی اس نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں رجوع کیا تو اللہ تعالی نے اس کو منع فرمادیا کہ حضرت موسی علیہ السلام اوران کی قوم کے خلاف دعا نہ کرنا تو اس نے اپنی قوم کو کہہ دیا کہ اللہ تعالی نے مجھے اجازت نہیں دی پھر اس قوم نے اس کو تحفے دیئے جن کو اس نے قبول کرلیا اسکی

قوم نے دوبارہ دعا کرنے کی درخواست کی تو اس نے پھر اجازت لینے کا کہا کہ میں اللہ تعالی سے اجازت مانگتا ہوں پھر بتاتا ہوں اس نے پھر اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی اللہ تعالی نے کوئی جواب نہ دیا اس نے اپنی قوم کو کہا کہ مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو میں دعا نہیں کر سکتا تو لوگوں نے اس کو کہا اگر اللہ تعالی کو منظور نہ ہوتا تو اللہ تعالی تم کو منع فرما دیتا لوگوں کے بار بار کے اصرار پر وہ فتنہ میں مبتلا ہو گیا بلعم اپنی گدھی پر بیٹھ کر پہاڑ کی جانب روانہ ہوا گدھی نے اس کو کئی بار گرایا اور وہ پھر سوار ہو جاتا حتی کہ اللہ تعالی کے حکم سے گدھی نے اس کے ساتھ کلام کیا

اس نے کہا مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو تم کہتے ہو کہ چلو مگر فرشتے مارتے ہیں وہ آگے جانے نہیں دیتے شرم کرو تم اللہ تعالی کے نبی اور مومنین کے خلاف دعا کرنے جا رہے ہو بلعم پھر بھی باز نہیں آیا وہ اپنی قوم کے ساتھ پہاڑ پر چڑھا اب بلعم جو بھی بد دعا کرتا اللہ تعالی اس کی زبان پھسلا دیتا یہ حضرت موسی علیہ السلام کا نام لینے کی بجائے اپنی قوم کا نام لے دیتا اور جب رحمت کی دعا کرنے لگتا اپنی قوم کے لئے تو اللہ تعالی اس کی زبان پر حضرت موسی علیہ السلام کا نام جاری فرما دیتا

تو لوگ چیخ اٹھے کہ یہ کیا کر رہے ہو ہمارے لئے بد دعا اور ان کیلئے دعا یہ کیا طریقہ؟ تو اس نے کہا میرا بس نہیں چل رہا اور مجھے سمجھ نہیں آرہی اصل میں مجھ پر اللہ تعالی کی قدرت غالب آگئی ہے اتنا کہنے کے ساتھ اس کی زبان لٹک کر اس کے سینے تک آگئی اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا اور آخرت دونوں خراب ہو گئیں ہیں میں تم کو ایک طریقہ بتاتا ہوں تم حسین وجمیل عورتوں کو تیار کر کے ان کے لشکر میں بھیج دو کسی ایک شخص نے بھی زنا کر لیا تو تمھارا کام ہو جائے گا کیونکہ جس قوم میں زنا ہو اس قوم سے اللہ تعالی ناراض ہو جاتا ہے اور ان کو کامیاب نہیں ہونے دیتا بلعم کی قوم نے خواتین کو تیار کر کے روانہ کر دیا اور وہ لشکر میں داخل ہو گئیں ایک کنعانی عورت ایک سردار کے پاس سے گزری تو اس کو حضرت موسی علیہ السلام نے منع بھی فرمایا مگر اس نے اس کے ساتھ بدکاری کر لی اس پر اللہ تعالی نے طاعون میں مبتلا کر دیا تو ستر ہزار لوگ فوت

ہو گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مشیر اس وقت کسی کام کو گیا ہوا تھا جب واپس آیا تو اس نے ان دونوں کو قتل کر دیا تب طاعون ختم ہوا

(تفسیر بغوی جلد ۳ ص ۳۰۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

سبحان اللہ کیا وہ غیرت والی گدھی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی علیہ السلام کے خلاف بدعا کرنے جا رہا ہے تو وہ اس کا ساتھ دینے کو تیار نہیں ہے اس کو گرادیتی ہے مار کھا رہی ہے مگر ساتھ نہیں چلتی آج کے نام نہاد پیر جو کہ کافروں کو اپنی خدمات پیش کرنے کی دعوتیں دے رہے ہیں کہ اگر تم کو تمھارے حقوق نہیں مل رہے تو ہم تم کو حقوق دلوائیں گے کاش کہ یہ لوگ اس گدھی سے ہی سبق سیکھ لیتے اس گدھی نے یہ سوچا ہوگا کہ اگر میں اس کے ساتھ چلی گئی تو کہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی گرفت میں نہ آجاؤں کاش آج لوگ بھی ذرا غور کرتے کہ وہ کفار کے ساتھ تعاون تو نہیں کر رہے اگر کر رہے ہیں تو اس گدھی سے ہی سبق حاصل کریں اور توبہ کریں۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پیسہ بڑے بڑے لوگوں کی طبیعت خراب کر دیتا ہے، جس طرح آج کے پیروں کو نذرانہ دیکھ کر طبیعت میں بھونچال آجاتا ہے یہی حال اس کا ہوا تھا۔

دعا سے منع کیا گیا

قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ :زُجِرَ فِی مَنَامِهٖ عَنِ الدُّعَاءِ عَلٰی بَنِی اِسْرَائِیْلَ فَلَمْ یَنْزَجِرْ ,وَخَاطَبَهُ اَتَانُهٗ فَلَمْ یَنْتَهِ.

ترجمہ

مفسرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرماتے ہیں بلعم کو خواب میں منع کیا گیا کہ وہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے خلاف دعا نہ کرے وہ نہیں رکا اور اسی طرح اس کی گدھی نے بھی منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔

التبصرة لابن الجوزی: جمال الدین أبو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی (۱:۲۶۸)

حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کی دعا

قَالَ مُوسَى: اللّٰهُمَّ كَمَا سَمِعْتَ دُعَاءَهُ عَلَيَّ فَاسْمَعْ دُعَائِيَ عَلَيْهِ فَدَعَا، اللّٰهَ أَنْ يَنْزِعَ مِنْهُ الاسْمَ الأَعْظَمَ فَنُزِعَ مِنْهُ وَانْدَلَعَ لِسَانُهُ فَوَقَعَ عَلَى صَدْرِهِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا موسی علیہ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی: یااللہ! جیسا تو نے اس کی دعا ہمارے خلاف قبول کی ہے اسی طرح میری دعا بھی اس کے خلاف قبول فرما، پھر آپ علیہ السلام نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی: یااللہ! اس سے اسم اعظم کی دولت سلب فرمالے، اللہ تعالی نے اس سے یہ دولت سلب فرمالی اور اس کی زبان لٹک کر سینے پر آ گئی۔

(التبصرۃ لابن الجوزی: جمال الدین أبو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی (۱:۲۶۸) دار الکتب العلمیۃ، بیروت - لبنان)

اندھا ہو گیا

فقيل :إنه جاءته لمعةٌ فذهبت ببصره فعمي.

ترجمہ

امام ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں کہ اچانک ایک روشنی آئی جس کی وجہ سے اس کی آنکھ کی بینائی ختم ہو گئی اور اندھا ہو گیا۔

(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر: محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل، جمال الدین ابن منظور الانصاری الرویفعی الإفریقی (۵:۲۲۸) دار الفکر للطباعۃ والتوزیع والنشر، دمشق - سوریا)

گستاخ قتل کردیا گیا

وقال بعض الرولة:إن بلعم أخذ أسيراً فأتی به موسی علی نبینا وعلیه الصلاة السلام فقتله.

ترجمہ

امام ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض راوی بیان کرتے ہیں کہ بلعم کو قید کر کے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا، حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس کو قتل کردیا۔

(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر: محمد بن مکرم بن علی، أبوالفضل، جمال الدین ابن منظور الانصاری الرویفعی الإفریقی (۵:۲۴۹)

کتے کے ساتھ تشبیہ کی وجہ؟

امام نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں

لما دعا بلعم علی موسی خرج لسانه فوقع علی صدره وجعل یلهث کما یلهث الکلب فیکون هذا وجه التمثیل واعلم أن التمثیل ما وقع بجمیع الکلاب وإنما وقع بالکلب اللاهث وأخس الحیوانات هو الکلب وأخس الکلاب هو اللاهث.

ترجمہ

جب بلعم نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے خلاف دعا کی تو اسی وقت اسکی زبان لٹک کر سینے پر آگئی اوراس طرح ہانپنے لگا جیسے کتا ہانپتا ہے۔

پیاس کے وقت زبان لٹکانے والے کتے کے ساتھ تشبیہ دینے میں بھی ایک وجہ ہے کیونکہ اس کو تمام کتوں کے ساتھ تشبیہ نہیں دی بلکہ صرف پیاس کے وقت زبان لٹکانے والے کتے کے

ساتھ تشبیہ دی ہے کیونکہ سارے جانوروں میں ذلیل ترین جانور کتا ہے اور کتوں میں ذلیل ترین بھی زبان لٹکانے والا کتا ہے۔

(غرائب القرآن ورغائب الفرقان :نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیسابوری (۳:۳۴۷)دار الکتب العلمیہ -بیروت)

نبی کا دشمن ذلیل ہی رہتا ہے

كمثل الكلب ذليلاً دائم الذلة لاهثاً في الحالتين.

ترجمہ

حضرت امام الخطیب الشربینی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ان کی مثال کتے جیسی ہے ہمیشہ ذلیل ہی رہتے ہیں اور ہر حال میں ان کی زبان لٹکی رہتی ہے۔

(السراج المنیر :شمس الدین، محمد بن أحمد الخطیب الشربینی الشافعی (۱:۵۳۷)مطبعۃ بولاق (الأمیریۃ)القاہرۃ)

اس ساری گفتگو سے واضح ہوا کہ بلعم اتنا بڑا ولی تھا کہ زمین پر بیٹھ کر عرش کو دیکھا کرتا اور جو بھی دعا کرتا اللہ تعالی اس کی دعا کو قبول فرماتا اور سارے علاقہ میں اس کی عزت تھی اور جب بھی وہ درس دیتا تو ہزاروں لوگ اس کے درس کو لکھنے کے لئے قلم ودوات تھامے ہوتے تھے تو اتنے بڑے مقام سے گرا کیوں؟اس کے جرائم کی تفصیل بیان کرتے ہیں

بلعم کے جرائم

اس نے حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے خلاف دعا کردی حالانکہ وہ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے مذہب پر تھا اس سبب سے وہ توہین رسالت کا مرتکب ہوا۔

اس نے حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے صحابہ کرام کے خلاف دعا کی وہ سارے اللہ تعالی کے ولی تھے اور اس طرح وہ اولیاء اللہ کا دشمن ٹھہرا۔

چونکہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام جہاد کے لئے نکلے تھے اس نے جہاد کا راستہ روکنے کی کوشش کی اس لئے بھی وہ راندہ درگاہ ٹھہرا۔

وہ پیسے کے لالچ میں آ کر اس جرم کا مرتکب ہوا اس لئے وہ دین فروش ٹھہرا۔

اس کو خواب میں منع کیا گیا اور اسی طرح اس کی سواری کی گدھی نے بھی منع کیا مگر وہ بار بار نصیحت کرنے کے بھی باز نہ آیا۔

بلعم کا حشر کیا ہوا؟

☆ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس کے خلاف دعا کی۔

☆ اس سے اسم اعظم کا علم چھین لیا گیا۔

☆ کتے کی طرح اس کی زبان لٹک گئی۔

☆ وہ اسی وقت اندھا کر دیا گیا۔

☆ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوا۔

☆ اور قرآن کریم میں اس کی ذلت آمیز حالت بیان کی گئی۔

☆ دنیا و آخرت برباد ہو گئیں۔

☆ قیامت کے دن کتے کی شکل میں دوزخ میں جائے گا۔

☆ قیامت تک اس کا تعارف نبی علیہ السلام کے دشمن کے طور پر کروایا جائے گا۔

اب وہ لوگ اپنے انجام کار پر بھی غور کریں جو گستاخوں کا ساتھ دیتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟

امت محمدیہ کے علماء ومشائخ کرام

مسلمان کا کافر کے ساتھ رویہ کیسا ہونا چاہئے؟

کافر اگر ہو سامنے تو قہر ذوالجلال بن
مسلم گر ہو سامنے رسول ﷺ کا جمال بن

مولانا روم کے نزدیک خدا کے دشمنوں سے دشمنی کا بیان

دشمن خدا کو منبر پر نہ بیٹھنے دو

دشمنِ راہِ خدارا خوار دار
وزدہ رامنبر منہ بردار دار

بددین وبدمذہب کو ذلیل جانو دین کے چور کو منبر پر جگہ نہ دو بلکہ اس کو سولی پر چڑھادو

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ بددین کی صحبت کے متعلق فرماتے ہیں

دورشو از اختلاط یاربد
یاربد بدتراز ماربد

بدمذہب سے دور بھاگ اور اس کی صحبت میں نہ بیٹھ کیونکہ بدمذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی زیادہ بدتر ہے

مارِ بدتنہا برجاں زند
یاربد بردین وبر ایماں زند

زہریلا سانپ اگر ڈسے گا تو جان جائے گی مگر ایمان سلامت رہے گا جس کے سبب سے ہمیشہ کی سلامتی ہے اگر بدمذہب دوست کا زہر اثر کر گیا تو دین وایمان برباد ہو جائے گا دنیا وآخرت دونوں برباد ہو جائیں گے

بد مذہب کا احسان بھی قبول نہ کرو
مولانا فرماتے ہیں تو صحابہ کا سپاہی بن

زواشداء علی الکفار باش
خاک بردلداری اغیار پاش

اے مسلمان تو اسی طریقہ پر عمل کر جو طریقہ اللہ تعالی نے اپنے محبوب ﷺ کے صحابہ کرام کا بتایا ہے وہ کافروں پر سخت ہیں اور بدمذہب و بے دین اگر تم پر احسان کریں تو توان کے احسان پر خاک ڈال دے

مولانا روم فرماتے ہیں دنیاداروں پر خدا کی لعنت

اہل دنیاچہ کہیں وچہ مہیں
لعنۃ اللہ علیہم اجمعین

دنیادار چھوٹے ہوں یا بڑے سب کے سب لعنتی ہیں

خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں کیلئے شیر بن جا

ہیں مکن روباہ بازی شیرباش
برسراعداء دیں شمشیر باش

اے مسلمان تو سنتا ہے

دین ومذہب کے معاملہ میں لومڑی کی طرح پالیسی باز مکاری نہ بن بلکہ شیر بن اور کافروں اور دین کے دشمنوں کے سروں پر تلوار بن جا

آج ہمارے حکمران مسلمانوں کے لئے شیر اور کافروں کے لئے چوہے ہیں الٹی گنگا بہہ رہی ہے

رب تعالی اور رسول اللہ ﷺ کا قرب کب ملے گا؟

حب للہ بغض کن شعار
تابیابی بردر دلدار بار

اے مسلمان اللہ کے دوستوں سے دوستی کو اور اللہ کے دشمنوں سے دشمنی کو اپنی خاص نشانی بنالے جس سے تیری پہچان ہو جب تو ایسا کرے گا اسی وقت تجھے اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں قرب حاصل ہوگا

خلق عظیم کا مفہوم

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حق سبحانہ وتعالی حبیب خود را ﷺ می فرماید یا ایھاالنبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم پس پیغمبر خودراموصوف بخلق عظیم ست پس عزت اسلام بجهاد کفار وغلظت بایشان امر فرمود معلوم شد که غلظت بایشان داخل خلقِ عظیم است

ترجمہ

اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو فرمایا اے غیب کی خبریں دینے والے آپ کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے تو اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو جو حسن خلق کے ساتھ موصوف ہیں کافروں پر جہاد اور ان پر سختی کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ کافروں پر سختی کرنا خلق عظیم میں داخل ہے۔

(مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ ص ۱۶۵)

کافروں کو ذلیل کرنے میں مسلمانوں کی عزت ہے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

پس عزت اسلام درخواری کفر واھل کفر ست کسے اھل کفر راعزیز داشت اهل اسلام راخوار ساخت

ترجمہ

اسلام کی عزت کافروں کو ذلیل کرنے میں اور جس نے اللہ ورسول ﷺ کے دشمنوں کو عزت دی اس نے اہل اسلام کو ذلیل کیا۔

(مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ص ۱۶۵)

کافروں کی تعظیم کیا ہے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

عـزیـز داشتـن عبـارت اذاں نیسـت که البته ایشاں راتعظیم کنند وبـالانشـانـنـد درمـجـالـس خـود جائے دادن وبایشاں مصاحبت نمودن ومیزبانی کردن .

ترجمہ

عزت دینے کا معنی صرف یہ نہیں کہ ان کی تعظیم ضرور کریں اوران کواونچی جگہ بٹھائیں بلکہ ان کواپنی مجلسوں اور جلسوں میں بلانا اوران کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ان کی میزبانی کرنا بھی ان کوعزت دینے میں داخل ہے۔

(مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ص ۶۵)

کافروں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

دررنگ سـگاں ایشاں رادورداشت واگرغرضے دنیاوی بایشاں مـربـوط بـاشـد وبے ایشاں میسر نشود شیوہ بے اعتباری رامرعی داشته بقدر ضرورت بایشاں باید پرداخت .

ترجمہ

اللہ تعالی اوراس کے حبیب ﷺ کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہئے اگر دنیاوی کاموں میں سے کوئی کام ان کے ساتھ پڑجائے اوران کے بغیر پورا نہ ہوتوان پر قطعاً اعتبار نہ کرتے ہوئے بقدر ضرورت اُن سے برتاؤ کریں۔

(مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ ص ۶۵)

بدمذہب کی صحبت کا اثر کافر سے بھی برا ہے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اجتناب از صحبت مبتدع لازم است وضرر صحبت مبتدع فوق ضرر کافرست۔

ترجمہ

مسلمان کہلانے والے بدمذہب کی صحبت سے پرہیز لازم ہے اور جو بدمذہب مسلمان کہلاتا ہے اس کا ضرر کھلے کافر سے زیادہ ہے۔

(مکتوبات مکتوب نمبر ۵۴ ص ۵۴)

اسلام کی عزت کفار کی توہین میں ہے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ہرقدر کہ اہل کفرراعزت باشد ذلت اسلام ہماں قدرست ایں سررشتہ رانیک باید نگاہ داشت واکثر مردم ایں سررشتہ راگم کردہ اند از شومی آں دین رابربادداده حق سبحانہ وتعالی حبیب خود را ﷺ می فرماید یا ایھاالنبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم جہاد بالکفار وغلظت برایشاں از ضروریات دین است

ترجمہ

جس قدر کافروں کی عزت کیجائے گی اس قدر اسلام کی ذلت ہوگی اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہئے اکثر لوگوں نے اس بات کو بھلا دیا ہے اسی نحوست کی وجہ سے دین کو برباد کر دیا ہے

اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو فرمایا اے غیب کی خبریں دینے والے آپ کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجیے اور ان پر سختی کیجئے۔

کفار پر جہاد کرنا اور مسلمانوں کا ان پر سختی کرنا ضروریات دین میں سے ہے۔

(مکتوبات جلد اول مکتوب نمبر ۱۹۳ ص ۱۹۳)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دل کی تمنا

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ھر کسے را در دل تمنائے امرے ست از امور وتمنائے فقیر این فقیر شدت نمودن بدشمنان خداجل وعلا ودشمنان پیغمبر او ﷺ واھانت رسانیدن بایں بیدولتاں و خوار داشتن ایشان راالٓھہ باطلہ ایشان راویقین میداند کہ ھیچ عملے تروحق جل وعلا ازیں عمل مرضی تر نیست

ترجمہ

ہر شخص کی دل کوئی نہ کوئی تمنا ہوتی ہے اور مجھ فقیر کی تمنا یہ ہے کہ اللہ تعالی اور اس کے حبیب ﷺ کے دشمنوں پر سختی کی جائے اور ان بدنصیبوں کو ذلت پہنچائی جائے اور ان کو اور ان کے جھوٹے معبودوں کو ذلیل کیا جائے اور یقین کریں اللہ تعالی کو راضی کرنے والا اس سے بہتر عمل کوئی نہیں۔

(مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۲۹ ص ۲۳۹)

سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حق سبحانہ وتعالی درقرآن مجید خود اهل کفر رادشمن

پیغمبر خود فرمود است پس اختلاط وموانست بایں دشمناں

خداورسول ﷺ اواز جنایات ست .

ترجمہ

اللہ تعالی نے قرآن میں کافروں کورسول اللہ ﷺ کادشمن فرمایاتو اللہ تعالی اوررسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ تعلق رکھنابدترین گناہوں میں سے ہے۔

(مکتوبات جلداول مکتوب ۱۶۳ص ۱۶۶)

کافروں کے ساتھ دوستی کا سب سے کم نقصان کیا ہے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اقل ضرر درمصاحبت وموانیست بایں دشمناں آنست که قلرت

اجرائے احکام شرعی ورفع رسوم کفری زبوں می گردد

ترجمہ

ان خداورسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی رکھنے کا سب سے کم نقصان یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے اجراءاور کافروں کی رسوم کوختم کرنے کی طاقت ختم ہوجاتی ہے۔

(مکتوبات جلداول مکتوب ۱۶۳ص ۱۶۶)

کافروں کی دوستی اللہ ورسول ﷺ کی دشمنی تک لے جاتی ہے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ودستی والفت بادشمنان خداورسول ﷺ او منجر بدشمنی خدائے عزوجل وبدشمنی پیغمبر ﷺ او می شود شخصے گمان می کند که اواز اهل اسلام است وتصدیق وایمان بالله ورسوله دادر امانمی داند که ایں قسم اعمال شنیعه اسلام اوراپاک وصاف می برد .

ترجمہ

اللہ تعالی ورسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی اور الفت رکھنا اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی دشمنی تک لے جاتی ہے ایک شخص یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور خدا تعالی اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتا ہے لیکن اس کو خبر نہیں کہ اس کے اس قسم کے برے کاموں کی وجہ سے وہ اپنے دین کو برباد کر چکا ہے۔

(مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ ص ۱۶۶)

صرف کلمہ پڑھنا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں

مجرد تفوه بکلمه شهادت ر اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ماعلم مجنیه من الدین ضرورة باید وتبری از کفر وکافری نیز درکار است تااسلام صورت بند دونه خرط القتاد .

ترجمہ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زبان سے خالی کلمہ پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں تمام مسائل دینیہ کی تصدیق ضروری ہے اور کفر اور کفار سے بیزاری لازمی ہے تا کہ اسلام حاصل ہو اور بغیر اس کے مسلمان نہیں ہوگا۔

(مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۶۶ ص ۳۲۳)

خدا رسول اللہ ﷺ کی محبت کب تک حاصل نہیں ہوسکتی؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

محبت خدائے عزوجل ورسول ﷺ بے دشمنی دشمناں او

صورت نہ بندو ع تولا بے تبرا نیست ممکن دریں جا صادق ست

ترجمہ

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت ان کے دشمنوں سے دشمنی کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی

اسی جگہ یہ مصرع صادق آتا ہے

کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی جب تک اس کے دشمنوں سے دشمنی نہ ہو

(مکتوبات مکتوب ۲۶۶ ص ۳۲۵)

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ رونے لگ گئے

ایک شخص نے عرض کیا حضور جناب کی کتب میں بدمذہبوں کی تردید بہت سختی کے ساتھ کی گئی ہے نیچری طبیعت کے لوگ جب ایک دو صفحات دیکھتے ہیں تو کتاب رکھ دیتے اور کہتے ہیں اس میں گالیاں بھری ہوئی ہیں اگر کچھ نرمی برتی جائے تو زیادہ لوگ پڑھ سکیں گے

تو جناب امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے فرمایا کہ میری تو تمنا یہ ہے احمد رضا کے پاس تلوار ہوتی اور بدمذہبوں کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھ سے ان کی گردنیں قلم کردیتا لیکن تلوار اختیار میں نہیں قلم ہاتھ میں ہے تو میں اس کے ساتھ بے دینوں کا رد کرتا ہوں اور وہ بھی شدت کے ساتھ

(اربعین شدت ص ۱۱) از مولانا محبوب علی خان رضوی)

مولانا محمد علی مونگیری کو رسول اللہ ﷺ نے خود حکم فرمایا

آپ صاحب کشف بزرگ تھے اور آپ کا زیادہ تر وقت وظائف وتلاوت قرآن میں

گزرتا تھا ایک دن خواب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے محمد علی تم وظیفے پڑھنے میں مشغول ہو اور قادیانی میری ختم نبوت کی تخریب کر رہے ہیں تم ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیوں کی تردید کرو۔

مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اس حکم کے بعد میں نے فرض نماز تہجد اور درود شریف کے علاوہ تمام وظائف ترک کر دئے رات دن ختم نبوت کے کام میں منہمک ہو گیا۔

(روئیداد مجلس ۱۹۸۲ص ۱۴)

تم کیا جواب دو گے؟

مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ ایک دن مجھے القاء ہوا کہ گمراہی تیرے سامنے پھیل رہی ہے اور تو چپ بیٹھا ہے اگر قیامت کے دن تجھ سے پوچھا گیا تو کیا جواب دے گا۔

(سیرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۹۷)

جلسہ میلاد شریف میں قادیانیوں کی تردید

مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ مولانا عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا: میلاد شریف کے جلسے کراؤ اور ان میں مرزے اور اس کے ساتھیوں کے حالات بیان کرو جس مقام کے لوگ غریب ہوں ان کو کہو کہ مٹھائی کی کوئی ضرورت نہیں بس تم سنو۔

میلاد کے جلسے ہزاروں لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنے اور لوگ مولانا عبدالرحیم کے ہاتھ پر تائب ہو کر مسلمان ہوئے۔

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۳۵۰)

خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ شیر کی طرح للکارے

حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ بہت عرصہ سے بیمار تھے اور بستر پر تھے چل بھی

نہ سکتے تھے جب آپ کو یہ خبر سنائی گئی کہ مرزا دجال نبوت کا دعوی کر رہا ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ منحوس خبر سن کر بستر مرگ سے یوں اٹھے جیسے شیر انگڑائی لیکر اٹھتا ہے پھر ساری زندگی اس فتنے کے خلاف لڑتے رہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو خط روانہ فرمائے جس کی وجہ سے مرزا قادیانی کا گھیرا تنگ ہو گیا۔

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۳۵۰)

میری چارپائی وہاں لے چلو

حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سخت بیمار تھے اور چارپائی پر سے اٹھا نہیں جاتا تھا آپ کو معلوم ہوا کہ مرزے دجال کا خلیفہ نورالدین نارووال آیا ہوا ہے اور لوگوں کو قادیانی بنا رہا ہے تو فرمایا میری چارپائی نارووال لے چلو چنانچہ چار جمعے مسلسل آپ وہاں جا کر جمعہ پر خطبہ ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ نورالدین قادیانی وہاں سے بھاگ گیا۔

(ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴)

حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے عرض کیا: حضور! میں تو مرزا قادیانی کو برا جانتا ہوں آپ کے نزدیک کیسا ہے؟ ابھی اس نے نبوت کا دعوی نہیں کیا تھا، صرف وہ مجدد و مہدی ہونے کا دعوی کرتا تھا، تو شاہ صاحب نے فرمایا: کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ میں کوتوال کی حیثیت سے لاہور میں گشت کر رہا ہوں اور مرزا قادیانی کو کانٹوں اور گندگی میں پڑے ہوئے دیکھا تو میں نے اس کو حرکت دے کر اور ڈانٹ کر کہا: تیرے پاس مجدد اور مہدی ہونے کا کیا ثبوت ہے؟ اس کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا اور نہایت غمگین تھا۔

(صحیفہ محبوب ص ۳۰۷)

گستاخ کا نام سنتے ہی غصہ میں آ جاتے

مولوی محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے خط حضرت توکل شاہ صاحب کے پاس آتے کہ دعا کر دیں یہ سنتے ہی خواجہ صاحب کے چہرے پر غصے کے مارے شکن پڑ جاتے تھے۔

(صحیفہ محبوب ص ۳۱۰)

ایک مجذوب بزرگ ہونے کے باوجود مرزے دجال کو گالیاں دیتے

میر احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک دوست کے ہمراہ شاہ سیف الرحمٰن نامی ایک مجذوب کی خدمت میں حاضر ہوا جو جذب کی حالت میں بہت سی باتیں کر جاتے جو بھی شخص اپنا سوال لے کر آتا ان کے سامنے بیٹھ کر صرف ذہن میں لاتا شاہ صاحب جواب دے دیتے میں بھی شاہ جی کے سامنے بیٹھ کر مرزا دجال کے بارے میں سوچنے لگا کہ کیا وجہ ہے کچھ لوگ اس کو مجدد و مہدی اور نبی مانتے ہیں اور کچھ لوگ اس کو جھوٹا کہتے ہیں شاہ صاحب فوراً فرمانے لگے ایک تو انگریزوں کا عیسیٰ بن گیا اور دوسرا بھنگیوں کا پیر بن گیا اس کے بعد بہت سخت کلام کیا اس کو گالیاں دی اور نہایت غضب میں اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک حجرے کی طرف چل پڑے (لمن الملک الیوم لله الواحد القهار) پڑھتے اور بار بار مرزے کو گالیاں دیتے میں جب اپنے دوست کے ساتھ واپس آیا تو میں نے کہا میں نے جیسے ہی سوچا تو فوراً شاہ صاحب اس کے خلاف بول پڑے اور اس کو سخت گالیاں دیں۔

(رئیس قادیاں جلد ۲ ص ۱۳۶)

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جو مجذوب ہے جس کو کسی کی کوئی خبر نہیں ہوتی وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے دشمن مرزا کے ساتھ اس طرح نفرت کرتا ہے کاش کہ جو لوگ اپنے آپ کو عقل والا جانتے ہیں ان کو عقل آ جاتی۔

ولی کی بارگاہ میں آتے ہی کافر کے ساتھ دشمنی ہوگئی

ایک شخص مردان علی بڑا مالدار تھا اور مرزا دجال کے پاس بھی جاتا تھا ایک سوال لے کر حاضر ہوا اور نیت یہ تھی کہ اگر سوال حل نہ ہوا تو قادیان جا کر مرزا کا مرید بن جاؤں گا میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا تو جیسے ہی میاں صاحب نے نگاہ ڈالی تو ہوش وحواس کھو بیٹھا اور اپنی زبان سے کہنے لگا مرزا جھوٹا ہے مرزا جھوٹا ہے مرزا جھوٹا ہے اس اقرار کے بعد جب وہ ہوش میں آیا تو فوراً اپنے خیالات سے تائب ہوا۔

(خزینہ کرم ص ۵۲۱)

مرزا قادیانی باؤلا کتا ہے

حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک بار میں نے مراقبہ کیا اور دیکھا کہ مرزا قادیانی کی شکل باؤلے کتے جیسی ہے اور باؤلے پن کا دورہ پڑا ہوا ہے اس کی دم منہ کی طرف ہے بھونک رہا ہے اور گول چکر کاٹ رہا ہے اور اس کے منہ سے پانی نکل رہا ہے اور بار بار اپنی دم اور ٹانگوں کو کاٹتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں اس کا ذکر اللہ کے ولی کے سامنے کیا تو فوراً تڑپ اٹھے اور فرمانے لگے کہ واقعتاً یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے واقعتاً مرزے کی حقیقت ایسی ہونی چاہیے

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۱۵۹)

اب کوئی کہے کہ ایک انسان کو کتا کہنا درست نہیں تو وہ اپنا علاج کرائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کی خاطر کتوں نے بھی لڑائی کی ہے اب جو اپنے آپ کو انسان بھی کہے اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف بولے بھی تو اس کو کیا کہا جا سکتا ہے

تو چپ بیٹھا ہے؟

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اللہ ﷺ نے خواب میں فرمایا اے مہر علی یہ مرزا قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کو کاٹ رہا ہے

اور تو خاموش ہے؟۔

(ملفوظات طیبہ ص۱۲۶)

مرزا قادیانی دجال کی فوٹو کاپی ہے

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بچپن میں ایک خواب دیکھا کہ مرزا قادیانی ہو بہو دجال کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

(تحریک ختم نبوت ص۵۰)

مرزا دجال رسول اللہ ﷺ کا گستاخ تھا

پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار جاگتے ہوئے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرماتے رسول اللہ ﷺ کے سے چار ہاتھ کے فاصلے پر پیر صاحب باادب بیٹھے ہوئے ہیں لیکن مرزا دجال رسول اللہ ﷺ سے دور ایک جگہ رسول اللہ ﷺ کو پیٹھ کئے ہوئے بیٹھا ہے۔

(تحریک ختم نبوت ص۵۰)

ایک پرندہ نے گستاخ سے بدلہ لیا

مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اسمبلی میں مرزا ناصر نے اپنا محضر نامہ پڑھنا شروع کیا کمرہ بند اور ائیر کنڈیشنڈ ہے ایک پنکھے سے ایک پرندہ کا پر جو غلاظت سے بھرا ہوا تھا وہ مرزا ناصر کے ان دلائل پر آپڑا جو مرزے کے حق میں دے رہا تھا تو فورا بولا آئی ایم ڈسٹر پڈ یہ فورا تنگ آ کر کہنے لگا کہ میں تھک گیا ہوں۔

(ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴)

بد مذہب کی عزت کرنے میں سنت کی ذلت ہے

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

در توقیرے استخفاف و استہانت سنت ست و ایں می کشد
بویران کردن بنائے اسلام

بدمذہب کی تعظیم و توقیر میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی حقارت ہے اور سنت کی ذلت ہے اور سنت کی ذلت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد ا ص ۱۴۷)

ہندو کی صحبت میں رہنا کیسا؟

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ ایک ہندو کہتا ہے کہ میری صحبت اختیار کرو تم کو اللہ تعالی کی معرفت حاصل ہو جائے گی کیا اس کی صحبت اختیار کرنا جائز ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس طرح کے آدمی کے پاس نہیں جانا چاہیئے بلکہ مسلمانوں میں سے بھی جو شخص بھنگ پوست پیتا ہو یا دسرے غیر شرعی کام کرتا ہو اس کے پاس قطعاً نہ جاؤ۔

(مراءۃ العارفین ص ۱۹۶)

دنیا دار اگر مسلمان بھی ہو تو بھی اس کے قریب نہ جاؤ

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا دنیا دار کی مجلس میں بیٹھنا جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا جو شخص اہلِ دنیا کی مجلس میں بیٹھتا ہے وہ اللہ تعالی کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے اور قیامت کے دن انہیں لوگوں کے ساتھ غافل ہی اٹھایا جائے گا۔

(مراءۃ العارفین ص ۱۹۶)

دین کے مخالف لوگوں میں رشتہ کرنا کیسا؟

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ سید حیدر شاہ جلال پوری اپنے بیٹے کا رشتہ فلاں گھر میں کرنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ اس قابل نہیں آپ نے فرمایا تو پھر

شاہ صاحب کیوں ایسا کرنا چاہتے ہیں ؟ ان کو پرہیز کرنی چاہیئے کیونکہ دین کے مخالف لوگوں میں رشتہ کرنا نقصان کا موجب ہے۔

(مراءۃ العارفین ص ۱۹۶)

انگریز کی نوکری کرنا کیسا؟

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص انگریز کے ایک محکمہ میں سربراہ تھا حج کرکے آیا پھر نوکری شروع کردی میں نے اس کو کہا کہ عجیب بات ہے کہ تم نے حج بھی کرلیا ہے انگریز کی نوکری سے پھر باز نہیں آئے اس نے کہا کہ اگر نوکری نہیں کروں گا تو کھاؤں گا کہاں سے؟ میں نے کہا کہ جو لوگ نوکری نہیں کرتے وہ کہاں سے کھاتے ہیں؟

(مراءۃ العارفین ص ۱۹۷)

میں کافر کے سامنے نہیں جھک سکتا

نواب مظفر خان جو کہ قرآن کے حافظ وقاری تھے ملتان شہر میں کھڑک سنگھ کے ساتھ جنگ شروع ہوگئی دونوں جانب سے بہت نقصان ہوا نواب صاحب کے ساتھ صرف چالیس لوگ رہ گئے اور بعض امراء آپ کو مشورہ دینے لگے کھڑک سنگھ پورے شہر پر قابض ہو چکا ہے اگر آپ اس کا استقبال کرلیں تو ہم سب کی جان بخشی ہوسکتی ہے نواب صاحب نے اپنی داڑھی منہ میں چبا کر کہا کہ تمھاری عقل ناقص ہے اور اس پر مجھ کو افسوس ہے

میں نے اس داڑھی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے روضہ منورہ پر صفائی کی ہے کیا یہ داڑھی میں کسی کافر کے سامنے جھکا دوں تو قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں گا

(مراءۃ العارفین ص ۱۹۸)

افسوس آج کے ان حکمرانوں پر جن کے پاس لاکھوں کی تعداد میں فوج بھی ہے پھر بھی کفار سے مار کھا رہے ہیں اور ذلیل ہو رہے ہیں انہوں نے تو مسلمانوں کی ہر چیز کفار کے ہاں گروی رکھ دی ہے اور ایک وہ تھے غیرت والے حکمران کہ چالیس لوگ لیکر بھی کفار سے صلح نہیں کر رہے۔

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

قال سهل من صحح ايمانه وأخاص توحيده فإنه لا يأنس بمبتدع ولا يجالسه ويظهر له من نفسه العداوة

ترجمہ

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپناایمان ٹھیک کرلیااور پکا موحد بن گیاتو وہ کبھی بھی بدمذہب کے پاس نہیں بیٹھے گااور نہ اس سے دل لگائے گا بدمذہب کے لئے اس کی طرف سے دشمنی ظاہر ہوگی۔

(تفسیر مدارک سورۃ مجادلہ آیہ نمبر۲۲)

بدمذہب کے ساتھ نرمی کرنے والا

ومن داهن مبتدعاً سلبه الله حلاوة السنن ومن أجاب مبتدعاً لطلب عز الدنيا أو غناها أذله الله بذلک العزو أفقر بذلک الغنى ومن ضحک إلى مبتدع نزع الله نور الإيمان من قلبه ومن لم يصدق فليجرب .

ترجمہ

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کسی بدمذہب سے نرمی برتی تواللہ تعالی اس سے سنت کی حلاوت چھین لے گااور جس نے کسی بدمذہب کوجواب دیادنیا طلب کرنے کے لئے یااس کی دولت کی وجہ سے تواللہ تعالی اس کوذلیل فرمادے گااوراس کوفقیر کردے گااور جس نے بدمذہب کومسکرا کردیکھا تواللہ تعالی اس سے نورایمان چھین لے گا جس کو لگے کہ یہ بات سچ نہیں ہے تووہ تجربہ کرکے دیکھ لے۔

(تفسیر مدارک سورۃ مجادلہ آیہ نمبر۲۲)

یہ بے غیرتی والی فقیری ہم سے نہیں ہوتی

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ مرزا قادیانی کی زبان کا ڈنگ روح اور ایمان کے لئے بہت ہی خطرناک ہے جس سے متاع اسلام برباد ہو جاتی ہے صحبت بد کا اثر برے کام کرنے سے بھی زیادہ برا ہے ہم سے تو ایسی فقیری نہیں ہو سکتی کہ عقائد متواترہ اسلامیہ پر ایسے حملوں کے وقت خاموش بیٹھ کر تماشا دیکھا کریں اور ہم ایسے فقرے بھی سے ہزار دل سے بے زار ہیں جو عین مداہنت اور بے غیرتی ہو

مرزا قادیانی سے بحث کے وقت کسی نے آپ کو کہا فقراء کا کام بحث کرنا نہیں ہے انہوں نے نہ جانا کہ یہ جہاد اس کے ساتھ ہے جس کے خیالات فاسدہ کی تلوار سے ملت محمدیہ برباد ہو رہی ہے۔

(ملفوظات پیر مہر علی شاہ صاحب ص ۲۲۷)

انگریز کو سڑک نہ بنانے دی

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک بار انگریز حضرت قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے پاس سے سڑک بنانے لگا تو حضرت خواجہ خدا بخش رحمہ اللہ نے فرمایا اگر انگریز نے یہیں پر سڑک بنائی تو میں جوتے مار مار کر اس کا سر توڑ دوں گا انگریز کو جب پتہ چلا تو اس نے ارادہ بدل لیا۔

(مقابیس المجالس ص ۲۶۵)

آج انگریز تو چلا گیا مگر اپنی روحانی اولاد کے ذمہ لگا گیا کہ مجھے تو مسلمانوں نے مزار ہی نہیں گرانے دیا تم نے اب مسجدیں گرا کر سڑکیں بانی ہیں

لوگوں نے نماز ادا کرنا چھوڑ دی

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید تھے جنکا نام مولوی غلام دواؤد تھا لوگ

ان کو پکڑ کر حضرت صاحب کے پاس لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم صحابہ کرام کے بارے میں کیا نظریہ رکھتے ہو؟ تو وہ کہنے لگا میں سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برحق جانتا ہوں مگر حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے ان کے سلاسل کے پیر ہونے کی وجہ سے زیادہ محبت رکھتا ہوں آپ نے ان کو چھوڑ دیا مگر پھر بھی لوگوں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کرنی ترک کردی دیکھو پہلے زمانے کے لوگ کیسے پکے عقیدے کے ہوتے تھے۔

(مقابیس المجالس ص ۳۰۱)

یہ بات بھی بدمذہبی کی طرف لے جاتی ہے

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا کہ میرے پیرومرشد فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے صرف اس لئے زیادہ محبت کرتا ہے کہ وہ مشائخ کے پیر ہیں یا اس کے جد امجد ہیں یا وہ بہادر ہے اور حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ بھی بہادر تھے تو ایسی باتیں بھی انسان کو بدمذہبی کی لے جاتی ہیں۔

(مقابیس المجالس ص ۳۰۱)

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ساری مخلوق سے زیادہ بدتر دوگروہ ہیں ایک رافضی اور دوسرے خارجی کیونکہ یہ ساری عمر اس میں گزار دیتے ہیں کہ کون افضل ہے اور کون نہیں راہ خدا میں قدم نہیں رکھتے۔

(مقابیس المجالس ۴٦۷)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا جلال

آپ رحمۃ اللہ علیہ بزرگوں کی گستاخی برداشت نہ کرتے تھے اور اس سے فوراً ہمیشہ کے لئے تعلق ختم کردیتے تھے

ایک دن آپ ابولفضل نے کہا حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا:

غزالی نامعقول گفتہ است

تو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو سن کر جلال آ گیا اور یہ فرما کر چلے گئے اگر تم کو اہل علم سے ملنے کا شوق ہے تو ایسی بے ادبی والی زبان روک کر رکھو۔

(زبدۃ المقامات ص۳۳۶)

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا جلال

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک شخص کا نام لیا گیا تو آپ نے نہایت جلال میں فرمایا میرے سامنے اس کا نام نہ لو وہ بدعتی ہے۔

(مقابیس المجالس ص۷۰۱)

گستاخ پر غصہ کی انتہاء

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار مدینہ منورہ میں ایک بدبخت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بکواس کر دی تو مجھے جوش آ گیا اور سارا جسم کانپنے لگا آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور بینائی بلکل ختم ہو گئی

(مقابیس المجالس ص۷۲۵)

یہ ہے غیرت ایمانی اللہ تعالی ہم سب مسلمانوں کو عطا فرمائے۔

مولا علی رضی اللہ عنہ کا گستاخ

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من سب علیا فقدسبنی

ترجمہ

جس نے علی کا گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور رسول اللہ ﷺ کو گالی دینا کفر ہے لھذا علی

رضی اللہ عنہ کو گالی دینا بھی کفر ہوا۔

(مقابیس المجالس ص ۹۱۸)

صوفی بھی غیرت سے مجبور ہوتا ہے

حضرت مولانا پیر سید احمد شامی رحمۃ اللہ علیہ سندھ میں تھے کسی نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی تو آپ اس دن سخت جلال میں تھے کسی کو بولنے کی ہمت نہ تھی حتی کہ نماز مغرب کا وقت آ گیا آپ اسی حالت میں اٹھے اور وضو کرنے لگے قاضی عزیز اللہ ساتھ کھڑے سوچ رہے ہیں کہ یہ تو درویش ہیں ان کو غصہ اتنا کیوں ہے تو آپ دل کی بات پر مطلع ہو کر فرمانے لگے قاضی صاحب! ہم رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کا ایک لفظ بھی نہیں سن سکتے اس کی وجہ یہ کہ ہم عقیدت و طبیعت سے مجبور ہیں۔ یہ سن کر قاضی صاحب حیرت زدہ رہ گئے اور چپ ہو گئے۔

(تذکرہ شامی ص ۸۱)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا جلال

قال ابوالمظفر رحمة الله عليه شهدته مرة متوسدافقيل له:ان فلاناوسمى له رجل كان مشهورافى ذلک الوقت بالكرامات والعبادات والخلوات والزهد قدقال انه تجاوز مقام يونس نبى الله ﷺ فتبين الغضب فى وجهه واستوى جالساوتناول الوسادة بيده والقاهابين يديه فوجدناذلک الرجل قد فاضت روحه فى ذلک الوقت وكان سويالاعلة له

ترجمہ

شیخ ابوالمظفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک دن حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ تکیہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے ایک شخص نے عرض کیا کہ وہ

فلاں شخص جو عبادت و کرامت میں اور خلوت و زہد میں بہت مشہور ہے نے کہا کہ میرا درجہ حضرت یونس علیہ السلام سے بھی اونچا ہو گیا ہے۔

اتنا سننا تھا کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کو سخت جلال آ گیا اور ٹیک چھوڑ کر بیٹھ گئے اور اپنا تکیہ اٹھا کر اپنے سامنے پھینک دیا تو ہم نے اسی وقت اس شخص کو دیکھا تو مر چکا تھا اور اس کو کوئی مرض بھی نہیں تھا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۹۷)

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب یہ عرض کیا گیا کہ فلاں شخص یہ دعوی کرتا ہے کہ اس کا درجہ حضرت سیدنا یونس علیہ السلام سے اونچا ہو گیا ہے تو الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ تو سخت جلال میں آ جاتے ہیں اور یہ اپنے چاہنے والوں کو یہ درس دیتے ہیں کہ ہم جب اللہ تعالی کے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کی توہین برداشت نہیں کرتے تو اپنی محبوب کریم ﷺ کی توہین کیسے برداشت کریں گے، یہی وجہ ہے کہ آج بھی دنیا بھر میں الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے پیروکار رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر پہرہ دینے کے لئے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں، آپ دیکھ لیں نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہوں یا سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہوں یا مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان قادری نوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ، غازی ملک ممتاز حسین قادری شہید ہوں یا غازی تنویر قادری حفظہ اللہ، یا پھر آج کے دور میں امیر المجاہدین مولانا حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ ہوں یا اپنے جتنے ساتھی ہیں سارے الحمدللہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے پیروکار اور ان کے مریدین ہیں، جنہوں نے ہمیشہ ناموس رسالت (ﷺ) کے علم کو تھامے رکھا ہے اور آج بھی الحمدللہ پاکستان کی جیلوں میں بہت سی تعداد محافظان ناموس رسالت کی قید ہے وہ سارے الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہی غلام ہیں۔

اللہ تعالی ان کو استقامت فی الدین عطا فرمائے۔

حضور غوث اعظم بحیثیت محافظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

چونکہ ہمارے دور میں سیکولر اور لبرل صوفی اور مشائخ کی بھر مار ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ یہ مسئلہ بیان کر دیا جائے، کیونکہ ہمارے ہاں صوفی کے متعلق یہ تصور پایا جاتا ہے کہ صوفی کا کام صرف اور صرف اتنا ہے کہ وہ اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر نذرانے بٹورے اور وہیں بیٹھ کر لوگوں کی مشکلات کے آسان حل نکالے، اس کے علاوہ کوئی بھی مذہبی، دینی اور ملی ذمہ داری اس پر عائد نہیں ہوتی، چاہے کوئی کافر دین کا مذاق اڑاتے رہیں یا رسول اللہ ﷺ کی توہین ہوتی رہے، اس سے صوفی کو کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے۔ اور ہمارے ہاں صوفیوں کا ایک بہت بڑا طبقہ ایسا بھی موجود ہے جو اسی خبط میں مبتلا ہے، ہم یہاں پر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ناموس رسالت ﷺ کے حوالے سے نظریات اور رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے دشمن اور گستاخوں کے حوالے سے آپ رضی اللہ عنہ کی فکر کو بیان کرتے ہیں تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ مسئلہ ناموس رسالت کیا ہے اور گستاخوں کے حوالے سے سچے صوفیاء کرام کا نظریہ کیا ہے؟۔

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ جو عشق تھا آپ یہ کیسے گوارا کر سکتے تھے کہ کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی کرے، آپ رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کے ادب کے متعلق حضرت مجاہد ختم نبوت محمد متین خالد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے تذکرے میں آتا ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی تھی کہ: یا اللہ! قیامت کے دن اگر میرے مقدر میں معافی لکھی ہوئی ہے تو میری آنکھوں کی بینائی سلامت رکھنا اور اگر (خدانخواستہ) میرے نامہ اعمال میں معافی کی گنجائش نہ ہو تو مجھے نابینا کر دینا کیونکہ میں اس وقت حضور خاتم النبیین ﷺ کا سامنا نہیں کر سکتا۔

(تحفظ ختم نبوت از محمد متین خالد: ۶۴۳) مطبوعہ علم وعرفان پبلشرز لاہور پاکستان

یہاں ہم حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر الجیلانی سے گیارہ مقام نقل کرتے ہیں جہاں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں اور بے ادبوں کی خوب خبر لی ہے۔آپ بھی ملاحظہ فرمائیں اور خود اندازہ لگائیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے خلاف کتنے سخت تھے،اور جب بھی کسی کی طرف سے کوئی بات سنتے تو کیسے جلال میں آجاتے تھے،کاش کہ آجکل کے مشائخ بھی انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے لئے کھڑے ہوجائیں تو دنیا کے کسی کافر کو یہ جرات نہ ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھ بھی جائے۔

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است　　　آبروئے ما ز نام مصطفیٰ

پہلا مقام

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورة المجادلة : ٢٢)

ترجمہ کنزالایمان

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

تفسیر الجیلانی میں فرماتے ہیں

ثم قال سبحانه علی سبیل العظة والتذکیربعموم المومنین ﴿لَا تَجِدُ قَوۡمًا یُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ﴾ المعدللحساب والجزاء ﴿یُوَآدُّوۡنَ﴾ ای: لاتجدهم ان یوادوا ویحابوا ﴿مَنۡ حَآدَّ اللّٰهَ﴾ وعاداه ﴿وَ رَسُوۡلَهٗ وَ لَوۡ کَانُوۡۤا﴾ ای: الحادون العادون المعاندون ﴿اٰبَآءَهُمۡ﴾ ای: آباء المومنین ﴿اَوۡ اَبۡنَآءَهُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَهُمۡ اَوۡ عَشِیۡرَتَهُمۡ﴾ واقربائوهم وذوارحامهم ﴿اُولٰٓئِکَ﴾ المقبولون الممتنعون عن ودادة اعداء الله واعداء رسولهﷺ طلباً لمرضات الله ومرضاة رسولهﷺ ﴿کَتَبَ﴾ ای: ثبت ومکن سبحانه ﴿فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِیۡمَانَ﴾ وجعله راسخاً فیها۔

ترجمہ

پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: آپ کو کوئی بھی ایسا مومن نہیں ملے گا جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن (وہ دن جو حساب وجزاء کے لئے مقرر کیا گیا ہے) پر ایمان بھی رکھے اور ان کے ساتھ محبت بھی رکھے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ کے دشمن ہیں، (حاد اللہ ورسولہ) سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ کے ساتھ دشمنی اور عناد رکھتے ہیں (وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ کے دشمن ان کے باپ ہی کیوں نہ ہوں، (یعنی ان مومنوں کے باپ ہی کیوں نہ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا بھائی، یا ان کا قبیلہ ہی کیوں نہ ہو، (چاہے ان کے قریبی رشتہ دار اور ان کے خونی رشتہ والے ہی ہوں) یہی ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی لگانے سے رکے رہتے ہیں، اور وہ بھی صرف اور صرف اس لئے کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کا حبیبﷺ راضی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان

کے دلوں میں لکھ دیا ہے یعنی ثبت کر دیا ہے ایمان کو یعنی ان کے دلوں میں ایمان کو راسخ کر دیا ہے۔
(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی (۵: ۱۶۳) مطبوعہ مکتبہ معروفیہ کوئٹہ کانسی)

دوسرا مقام

﴿وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ،وَ ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ،اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا﴾ سورة المزمل)

ترجمہ کنز الایمان

اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو۔اور مجھ پر چھوڑو ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں تھوڑی مہلت دو، بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ،اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس آیت مبارکہ کے تحت فرمایا

وتوکل علی الله ، وفوض امر انتقامهم الیه ، فانه یکفیک مونة شرورهم واستهزائهم، ثم قال الله تعالی علی سبیل التسلیة لحبیبه ﷺ وبعد مابالغوا فی قدحک وطعنک یااکمل الرسل ﴿وَ ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ﴾ یعنی دعنی معهم وفوض امر انتقامهم الی ، فانی انتقم عنهم بن قبلک وادفع عنک واغلبک علیهم وان کانوا ﴿اُولِی النَّعْمَةِ﴾ وذی الثروة والسیادة واصحاب التنعم والوجاهة یریدصنادیدقریش .

ترجمہ

اور آپ ﷺ اللہ تعالی کی ذات پر توکل کریں اور ان کے بدلے کا معاملہ اللہ تعالی کے

سپرد کردیں، یقیناوہ آپ ﷺ کی ضرور مدد فرمائے گا ان کی شرارتوں اوران کی گستاخیوں کا بدلہ لے کر، پھر اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے حبیب ﷺ! یہ لوگ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر طعن کرنے اور گستاخیاں کرنے میں حد سے بڑھ گئے ہیں، اے تمام رسل سے کمال والے محبوب! اورآپ مجھ پر چھوڑ دیں اوران سے بدلہ لینے کا معاملہ میرے سپرد کردیں، میں یقیناان سے آپ کا بدلہ لوں گا، اوران کوآپ ﷺ کی ذات اقدس سے دور کروں گااورآپ ﷺ کوان پر غالب کروں گااگر چہ یہ مال دار ہی کیوں نہ ہوں، اوراگر چہ ان کے پاس سرداری، مال ہی کیوں نہ ہو، اوراگر چہ ان کے پاس دنیوی رعب ودبدبہ ہی کیوں نہ ہو، یہاں مراد قریش کے سردار ہیں۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۵:۲۹۹)

تیسرا مقام

﴿فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا﴾ سورة المزمل : ۱۶)

تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

فانتم ایضاً یااھل مکة مثل فرعون عصیتم رسولکم الذی ارسل الیکم ، یعنی: محمداً ﷺ فناخذکم مثلمااخذنافرعون فی الدنیانجعلکم صاغرین مھانین ، وفی الآخرة مسجونین بعذاب الیم مخلدین فی النار ابدالآبدین.

ترجمہ

اللہ تعالی نے فرمایا: اے اہل مکہ تمہارا حال بھی فرعون والا ہے، تم بھی اس رسول (ﷺ)

یعنی محمد ﷺ کی نافرمانی کرتے ہو، ہم تمھارا حال بھی فرعون والا کریں گے، ہم دنیا میں تم کو ذلیل کریں گے اور آخرت میں دردناک عذاب میں گرفتار کریں گے اور دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رکھیں گے۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۲۹۹:۵)

پھر دنیا نے دیکھا کہ اس امت کے فرعون ابوجہل کا کیا حال ہوا، اور کیسے ذلت ورسوائی کے ساتھ بچوں کے ہاتھوں قتل ہوا، اور اسی طرح بڑے بڑے کفار مارے گئے۔

چوتھا مقام

ولید بن مغیرہ کا تعارف

﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ﴾ سورۃ القلم : ۱۱)

درشت خواس سب پر طرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ تفسیر میں فرماتے ہیں

﴿عُتُلٍّ﴾ غلیظ الھیکل ، قاس القلب ، کریه المنظر ، عریض القفاء ومتناه فی البلادة ﴿بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ﴾ دعی بین القوم ، لایکون له نسب معروف ، ولاحسب مستحسن مقبول ، ومن کمال دنائته وخساسته .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ عتل کا معنی بیان کرتے ہوئے (ولید بن مغیرہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کا گستاخ تھا) فرماتے ہیں، مجسمہ غلاظت ہے، اور دل کا بہت سخت ہے، اور انتہائی بدصورت ہے اور گردن بہت موٹی ہے اور اس کا پاگل پن بھی انتہاء کو پہنچا ہوا ہے، اس کے بعد وہ زنیم بھی ہے، یعنی قوم میں اسی نام سے پکارا جاتا ہے، اس کا نسب

بھی معروف نہیں ہے (یعنی اس کے باپ کا پتہ نہیں ہے) اور اس کی سیرت اچھی اور مقبول نہیں ہے، اپنے کمینے پن اور گھٹیا ہونے میں بڑا کامل ہے۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۵:۲۵۱)

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا گستاخ اور بے ادب دانا نہیں ہوسکتا، کیونکہ اگر عقل ہوتی ایسی حرکت کبھی بھی نہ کرتا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسا کام کر بھی وہی سکتا ہے جو مجہول النسب ہو۔

پانچواں مقام

﴿وَ اِنْ کَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَکَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْکَ مِنْهَا وَ اِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیْلًا، سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا﴾ سورۃ الاسراء: ۷۶، ۷۷)

ترجمہ

اور بیشک قریب تھا کہ وہ تمہیں اس زمین سے ڈگا دیں کہ تمہیں اس سے باہر کردیں اور ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا، دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں

وقدجری الامر علی مقتضی وعده الله سبحانه ، فانهم بعدماهاجر ﷺ قتلوا ببدر بعدمدة یسیرة .

ولیس اخراجک یااکمل الرسل عن مکة وهلاکهم بعدخروجک منهابدع منامستحدث بل من سنتناالقدیمة وعادتناالمستمرة اهلاک الامم الذین اخرجوا نبیهم المبعوث

اليهم بين اظهرهم عتوا وعنادا، فكذلك حالك مع هولاء

المعاندين المكذبين .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالی نے وعدہ کے مطابق ان کے ساتھ وہی کیا جواس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ سے فرمایا تھا، کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی تو اس کے بعد تھوڑی ہی مدت میں وہ لوگ جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ہجرت پر مجبور کیا تھا وہ سارے بدر میں قتل ہو گئے۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا: اے حبیب ﷺ! ان کا آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ سے نکالنا اور آپ ﷺ کے وہاں سے ہجرت کرنے کے بعد ان کا ہلاک ہو جانا یہ کوئی نیا معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ ہماری سنت قدیمہ ہے، جب بھی کسی نبی (علیہ السلام) کو ان کی امت نے اپنے علاقہ سے نکالا ہے تو ہم نے ان نبی (علیہ السلام) کے نکلنے کے بعد اس امت کو ہلاک کر دیا ہے، کیونکہ اے حبیب ﷺ! انہوں نے تیرے ساتھ دشمنی اور عناد کی حد کر دی تھی اور تجھے بھی تیرے شہر سے ہجرت پر مجبور کر دیا تو ہم نے ان کے ساتھ بھی وہی کیا جو ہم نے اگلے لوگوں کے ساتھ کیا ہے۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۳:۳۷)

چھٹا مقام

﴿إِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ،اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَ رَسُوْلَه لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾سورة) الاحزاب : ٥٦،٥٧)

ترجمہ کنز الایمان:

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی ﷺ) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو، بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں

ثم لما اشار سبحانه الى علو شان نبيه ﷺ وسمو برهانه، واوجب على المومنين تعظيمه وتوقيره والانقياد اليه في جميع اوامره ونواهيه، اراد ان يشير الى ان من قصد ايذاءه واساء الادب معه، يستحق اللعن والطرد فقال: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللهَ وَ رَسُوْلَه﴾ حيث ياتون بالافعال الذميمة القبيحة، المستكرهة عقلاً وشرعاً عنده ﷺ فيوذونه بها، ذكر سبحانه نفسه، تعظيماً لشان حبيبه ﷺ والافهو منزه عن التاذى والتاثر او لان ايذاءه ﷺ مستلزم لايذاءه سبحانه ﴿لَعَنَهُمُ اللهُ﴾ المنتقم عنهم وطردهم عن سعة رحمته ﴿فِی الدُّنْیَا﴾ على السنة خلص عباده وابعدهم عن مجالسهم ومحافلهم ﴿وَ الْاٰخِرَةِ﴾ عن عز حضوره وسعة رحمته وجنته ﴿وَ اَعَدَّ لَهُمْ﴾ في النار ﴿عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾ مولما مزعجا، لاعذاب اسوء منه واشد.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ ﴿اِنَّ اللهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَه یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ

سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ میں رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان اور رسول اللہ ﷺ کی برہان کی بلندی کی طرف اشارہ فرمایا، اور اہل ایمان پر یہ واجب فرمادیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کریں، اور رسول اللہ ﷺ کا ہر ہر حکم مانیں، اور جس چیز سے رسول اللہ ﷺ منع فرمادیں اس سے رک جائیں۔

تو اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان کا حکم بیان ہوجائے جو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بے ادبی کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ایذاء پہنچاتے ہیں،

بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ایسے برے اور قبیح افعال کے مرتکب ہوتے ہیں جن کا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہونا عقلا اور شرعا قبیح ہے، اس آیت میں ﴿یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ﴾ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ایذاء دیتے ہیں اس لئے فرمایا تا کہ رسول اللہ ﷺ کی شان بڑھے، وگرنہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ایذاء نہیں پہنچا سکتا، کیونکہ وہ تو ہر تاثر اور انفعال سے پاک ہے، یا پھر اللہ تعالیٰ نے ﴿یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ﴾ اس لئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینا در حقیقت اللہ تعالیٰ کو ایذاء دینا ہے ﴿لَعَنَهُمُ اللّٰہُ﴾ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں سے بدلہ لے گا اور ان کو اپنی رحمت کے وسیع ہونے کے باوجود رحمت سے دور کردے گا، ﴿فِی الدُّنْیَا﴾ اللہ تعالیٰ کے جو خاص بندے ہیں ان کی زبان سے ان پر لعنت برسے گی، اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کو اپنے نیک بندوں کی مجالس اور محافل سے بھی دور کردے گا،

﴿وَ الْاٰخِرَۃِ﴾ اپنی رحمت اور جنت کی وسعت کے باوجود ان کو جنت اور رحمت سے محروم کردے گا، اور ان کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کررکھا ہے، اور جو عذاب ان گستاخوں کے لئے تیار کیا گیا ہے وہ سب سے زیادہ رسوا کن اور سب سے زیادہ سخت ہے۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۴:۱۰۱)

کاش کہ درود شریف والی آیت جب پڑھی جاتی ہے تو ساتھ یہ آیت بھی پڑھی جاتی جس

میں رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کی خبر لی گئی ہے تو آج لوگ یہ سمجھتے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھنا ضروری ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے ساتھ نفرت رکھنا بھی ضروری ہے، ہم نے کوشش کر کے کئی مساجد میں یہ دونوں آیات لکھوائی ہیں۔

اس عبارت میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے بہت بڑی بات ارشاد فرمائی ہے کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ ہوتے ہیں اللہ تعالی نیک بندوں کے دلوں میں ان کی نفرت ڈال دیتا ہے اور نیک لوگوں کی زبانوں سے ان پر لعنت برساتا ہے اور ساتھ ساتھ ان کو نیک لوگوں کی مجالس سے دور کر دیتا ہے۔

اس عبارت سے جہاں یہ مسئلہ واضح ہوا کہ گستاخ اللہ تعالی کے نیک بندوں کی محافل سے دور بھاگتے ہیں وہیں یہ بھی بات ثابت ہوئی کہ اللہ تعالی کے نیک بندے صرف وہی ہوتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں سے نفرت رکھیں۔ اور در حقیقت یہی صوفی ہوتے ہیں یعنی اللہ والے۔

ساتواں مقام

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا﴾

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا﴾ بالله ورسوله ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ المنتقم الغيور، ولاتوذوا رسوله ﷺ .

ترجمہ

اے ایمان والو! یعنی اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھنے والو! اللہ تعالی سے ڈرو، کیونکہ وہ بہت انتقام لینے والا اور بہت بڑا غیرت مند ہے، اور تم اللہ تعالی کے رسول ﷺ کو ایذا نہ دو۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۴:۱۰۶)

اس عبارت میں یہ جملہ بہت زیادہ قابل غور ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے ﴿اتَّقُوا اللہَ ﴾ کے تحت فرمایا کہ اللہ تعالی اپنے حبیب ﷺ کے معاملے میں بہت بڑا غیرت مند اور بہت زیادہ انتقام لینے والا ہے۔

آٹھواں مقام

وَ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ ،فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَذَابًا شَدِیْدًا وَّ لَنَجْزِیَنَّھُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ،ذٰلِکَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللہِ النَّارُ لَھُمْ فِیْھَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴾سورۃ فصلت : ۲۸،۲۷،۲۶)

اور کافر بولے یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بیہودہ غُل کرو شاید یونہی تم غالب آؤ،تو بیشک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بیشک ہم ان کے بُرے سے بُرے کام کا انہیں بدلہ دیں گے، یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ اس میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے سزا اس کی کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں

﴿لا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ﴾ولاتلتفتوا الی محمد ﷺ حین قرء ، بل ﴿وَ الْغَوْا فِیْہِ﴾بالصیاح ، وانشادالاشعار ، وخلط الاصوات والخرافات ﴿لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴾محمداً (ﷺ) وتدفعون قراء تھم وتخجلونہ فیسکت . وان بالغوا فی تخجیلک وتخذیلک یااکمل الرسل . لاتبال بھم وبفعلھم ﴿فَلَنُذِیْقَنَّ ﴾لھولاء ﴿الَّذِیْنَ کَفَرُو﴾بک اسائوا الادب

معک ﴿ عَذَابًا شَدِيْدًا ﴾منتقمین عنهم في النشانه الاولى ﴿ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ ﴾في النشاءة الاخرى ﴿ اَسْوَاَ ﴾واشد واقبح ﴿ذٰلِک﴾العذاب الاسوء الاشد﴿ جَزَآءُ ﴾اعمال ﴿اَعْدَآءِ اللهِ﴾الذين عاندوا معک يااكمل الرسل واستهزئوا بک وبكتابک .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قرآن کریم نازل ہوتا اور رسول اللہ ﷺ تلاوت فرمایا کرتے تو کافر اپنے ساتھیوں کو کہتے کہ تم یہ قرآن نہ سنو اور محمد (ﷺ) کی طرف توجہ بھی نہ کرو، جب وہ قرآن پڑھنے لگیں، تو شور مچاؤ۔ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو، خوب چلاؤ، اونچی اونچی آوازیں نکال کر چیخو، بے معنٰی کلمات سے شور کرو، تالیاں اور سیٹیاں بجاؤ تا کہ کوئی قرآن نہ سننے پائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہوں۔

﴿ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴾ تا کہ تم محمد (ﷺ) پر غالب آ سکو، اور تم ان کی قرات نہ سنو اور ان کو شرمندہ کرو تا کہ وہ خاموش ہو جائیں۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اے حبیب ﷺ! اگر چہ انہوں نے آپ کو شرمندہ کرنے اور خاموش کروانے میں بہت مبالغہ کیا ہے مگر اے حبیب ﷺ! آپ ان کی کوئی پرواہ نہ کریں اور نہ ہی ان کے ان غلط کاموں کی طرف نظر فرمائیں، بلکہ ہم ان کافروں کو عذاب چکھائیں گے جو وہ آپ ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کرتے ہیں، اور ایسا عذاب ہوگا جو سخت ترین ہوگا یہ پہلی بار میں ہوگا اور ہم ان کو دوسری بار میں ان کے اس عمل کی ایسی جزا دیں گے جو رسوا کن اور قبیح ترین عذاب ہوگا، اور نہایت ہی برا اور سخت ترین ہوگا، اور یہ ان کے اعمال کی جزا ہوگی جو اللہ تعالی کے دشمن ہیں ،یعنی وہ لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہیں اور آپ

ﷺ کی کتاب یعنی قرآن کریم کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۴:۳۵۰)

نواں مقام

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ،تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ،مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ،سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ،وَّ امْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ،فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ﴾سورة اللهب كامل)

ترجمہ کنز الایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا، تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا، اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا، اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو (بیوی) لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی، اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا۔

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

وذلک لمانزلت الآیة الکریمة ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾سورة الشعراء : ۲۱۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةِ(وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ)(الشعراء :۲۱۴) وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا، فَهَتَفَ :يَا صَبَاحَاهُ، فَقَالُوا :مَنْ هَذَا الَّذِي يَهْتِفُ؟ قَالُوا :مُحَمَّدٌ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ :يَا بَنِي فُلَانٍ، يَا بَنِي فُلَانٍ، يَا بَنِي فُلَانٍ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ :أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ

أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِسَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ قَالُوا :مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ :فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ :تَبًّا لَكَ أَمَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا، ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَقَدْ تَبَّ، كَذَا قَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

قال الشيخ الجيلاني رضى الله عنه فقال ابولهب على سبيل الاستهزاء : تبالک يامحمد! الهذا جمعتنا؟ فنزلت : تبت يدابی لهب : لمجادلته مع رسول الله ﷺ ومراء ه معه ، وقصد استحقاره واستهانته اياه ﷺ .

وهلک اللعين المفرط على الوجه الذى اخبر الله بهلاكه . مات بالعدسه بعدوقعة بدربايام معدودة ، وترک ثلاثة ايام حتى انتن ، ثم استاجروا بعض السودان حتى دفنوه فهو اخبارعن الغيب .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق وامانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا ﴿اِنِّیْ لَكُمْ نَذِيْر مبين﴾ اس پر ابولہب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا ؟ اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب دیا۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ حکم مبارک نازل ہوا کہ اپنے رشتہ داروں اور اپنی قوم کے مخلص لوگوں کو ڈرسنائیں تو رسول اللہ ﷺ کوہِ صفا پر چڑھے،

اور بآواز بلند فرمایا: سنو! ہوشیار ہو جاؤ، لوگوں نے کہا: یہ کون ہے؟ تو سب نے کہا: یہ محمد (ﷺ) ہیں جو پکار رہے ہیں، جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں کی اولاد !اے عبد مناف کی اولاد! اے عبدالمطلب کی اولاد! پھر یہ سب لوگ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے ، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بتاؤ اگر میں تم کو یہ اطلاع دوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے گھوڑ دوں پر سوار ایک لشکر نکلے گا تو کیا تم میری اس بات کی تصدیق کرو گے؟ تمام لوگوں نے جواب دیا: ہم نے آپ ﷺ کو کبھی بھی جھوٹا نہیں پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو آخرت کے عذاب شدید سے ڈرا رہا ہوں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس پر ابولہب نے کہا: العیاذ باللہ تم ہلاک ہو جاؤ، کیا تم نے ہم سب کو اس لئے جمع کیا تھا؟ پھر وہ کھڑا ہو گیا اور سورۃ تبت یدا ابی لہب اسی وقت نازل ہوئی ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو جائیں اور وہ خود بھی ہلاک ہو جائے۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۱:۱۹۳) دار إحیاء التراث)

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابولہب نے رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا: آپ ہلاک ہو جائیں اے محمد! کیا تم نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟ تو یہ سورت مبارکہ نازل ہوئی، اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جھگڑا کرنے اور لڑائی کرنے کے سبب کیونکہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی اور آپ ﷺ کو حقیر جانا، نعوذ باللہ من ذلک۔

ابولہب لعنتی مردود اسی وجہ سے مرا (یعنی رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے کے سبب) اس کو طاعون کی ایک گلٹی نکلی اور وہ بھی معرکہ بدر کے کچھ دن بعد (ایک روایت میں سات دن ہیں) اور اس کے گھر والوں نے اس کو باہر پھینک دیا اور بعد مرنے کے بھی تین دن وہیں پڑا رہا یہاں تک کہ اس سے بدبو آنے لگی تو مزدوروں کو پیسے دے کر اس کو ایک گڑھے میں ڈال دیا اور لکڑیوں کے ساتھ، اور اوپر سے پتھر پھینک دیئے گئے۔ یہ وہ خبر تھی جو اللہ تعالیٰ نے غیبی عطا فرمائی اور پوری

ہو گئی۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی (۴۹۲:۴)

حضرت امیر المجاہدین مولانا حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ گستاخوں کی نسلیں بھی بدبودار ہو جاتی ہیں، ان کے اس قول کی دلیل ابولہب کا واقعہ ہے۔

دسواں مقام

﴿وَ اِذَا جَآءُوۡکُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَ قَدۡ دَّخَلُوۡا بِالۡکُفۡرِ وَ ہُمۡ قَدۡ خَرَجُوۡا بِہٖ وَ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا کَانُوۡا یَکۡتُمُوۡنَ﴾ سورة المائدة : ٦١)

ترجمہ کنز الایمان:

اور جب تمہارے پاس آئیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں۔

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

﴿وَ اِذَا جَآءُوۡکُمۡ﴾ مدعين المحبة لكم ولدينكم ، مداهنة ونفاقاً ،حيث ﴿ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ﴾ بنبيكم ، وبماجاء به من عندربه ، ولاتبالوا بهم وبايمانهم ، ولاتصاحبوا معهم ﴿وَ﴾ الحال انهم ﴿قَدۡ دَّخَلُوۡا﴾ عليكم متلبسين ﴿بِالۡکُفۡرِ﴾ والاصرار ﴿ وَ ہُمۡ ﴾ ايضاً ﴿قَدۡ خَرَجُوۡا بِہٖ ﴾ بل زادوا اصراراً وعناداً وان اظهروا خلافه ﴿ وَ اللّٰہُ﴾ المطلع على لضمائر عباده ﴿ اَعۡلَمُ بِمَا کَانُوۡا یَکۡتُمُوۡنَ ﴾ من الكفر والنفاق وبغض رسول الله ﷺ والذين آمنوا معه .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اور جب وہ آپ

ﷺ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آتے ہیں تو مداہنت اور منافقت کے ساتھ کہتے کہ ہم تمھارے نبی (ﷺ) پر اور ہر اس چیز پر جو تمھارے نبی (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے ہیں ایمان لائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! تم ان کے ایمان کی اور ان کی کوئی پرواہ نہ کرو، اور ان کے ساتھ بیٹھو بھی نہ، اور یہ لوگ جب تمھارے پاس آتے ہیں تو تب بھی کافر ہی ہوتے ہیں اور جب جاتے ہیں ان کا کفر اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دشمنی زیادہ ہو جاتی ہے اگر چہ اس کے خلاف ظاہر کرتے ہیں (یعنی یہ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت ہے لیکن درحقیقت یہ لوگ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دشمن ہیں لیکن یہ ظاہر محبت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں پوشیدہ باتوں کو بھی جاننے والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو چھپاتے ہیں یعنی کفر اور منافقت اور رسول اللہ ﷺ کی ذات کے ساتھ بغض اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۱:۴۵۴)

گیارہواں مقام

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَه وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ،اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ سورة المائدة : ۳۳،۳۴)

ترجمہ کنز الایمان:

وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا

بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا اُن کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں اُن کے لئے بڑا عذاب، مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ﴾ويقابلون له بعدم الامتثال لامره والانقياد لشرعه ﴿وَرَسُوْلَهٗ﴾بتكذيبه وتكذيب ماجاء به من عندربه، والقتال معه ومع من تابعه ﴿وَ﴾مع ذلک ﴿یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا﴾مفسدين بالانواع الفسادات السارى ضررهافى اقطارالارض ﴿اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا﴾حيث وجدوا دفعة ﴿اَوْ یُصَلَّبُوْٓا﴾احياء ليعتبرمنهم من فى قلبه مرض مثل مرضهم ثم يقتل على افظع وجه واقبحه ﴿اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ﴾متبادلين ليعيشوا بين الناس على هذاالوجه والينزجرمنهم نفوس الاهوية والفاسدة ﴿اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ﴾الى حيث يومن شرورهم

﴿ذٰلِکَ﴾المذكور ﴿لَهُمْ خِزْیٌ﴾تذليل وتفضيح ﴿فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾طرد وتبعيد عن مرتبة اهل التوحيد.

ترجمہ

یقیناً ان کی جزا یہی ہے جو اللہ تعالی کے ساتھ جنگ کرتے ہیں (یعنی جو لوگ اللہ تعالی کا حکم نہیں مانتے اور اس کی شریعت کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

جنگ کرتے ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں اور اس کی بھی تکذیب کرتے ہیں جو کچھ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے ہیں،

اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قتال کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ کے پیروکاروں کے ساتھ قتال کرتے ہیں اور یا پھر زمین میں فساد مچاتے ہیں یعنی زمین میں قسم وقسم کے فساد کرتے ہیں جس سے ساری زمین میں اس کا ضرر پہنچتا ہے، ان کو ایک ہی دفعہ میں قتل کر دیا جائے یا پھر ان کو پھانسی دے دی جائے، یعنی زندہ کو پھانسی دے دی جائے تاکہ وہ لوگ بھی ان سے عبرت پکڑیں جن کے دل میں ان جیسا مرض ہے، پھر ان کو خوفناک اور قبیح ترین طریقہ کے ساتھ قتل کیا جائے، یا پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت کے کاٹ دے جائیں تاکہ وہ اسی طرح زندہ رہیں اور ان جیسے لوگ ان کی ذلت ورسوائی کو دیکھ کر اپنا قبلہ درست کرلیں، یا پھر ان کو اس علاقہ سے نکال دیا جائے تاکہ لوگ ان کے شر سے محفوظ ہو جائیں، یہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے یہ تو دنیا کی ذلت ہے ان کے لئے اور آخرت میں تو ان کے لئے بہت دردناک عذاب ہے، اور ان کو اہل توحید کے مرتبہ سے دور کر دیا جائے گا۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۱:۴۴۳)

یہاں الحمدللہ گیارہویں شریف کی نسبت سے گیارہ مقام مکمل ہوئے۔

گستاخ کے قتل کے متعلق الشیخ الجیلانی کا نظریہ

أی الجهادين أشق .قد أخبر الله عزّ وجلّ بجهادين :ظاهر وباطن

:

فالباطن: جهاد النفس والهوى والطبع والشيطان، والتوبة عن المعاصي والزلات والثبات عليها وترك الشهوات المحرمات.

والظاهر :جهاد الكفار المعاندين له عزّ وجلّ ولرسوله، ومقاساة سيوفهم ورماحهم وسهامهم، يَقْتُلون ويُقْتَلون .

ترجمہ

جہاد کی دو قسموں میں سے کونسا زیادہ سخت ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے دو جہادوں کی خبر دی ہے، ایک جہاد ظاہر ہے اور دوسرا جہاد باطن ہے، جہاد باطن تو اپنے نفس وشیطان اور خواہشات کے خلاف لڑنا ہے اور گناہوں سے توبہ کرنا۔

اور جہاد ظاہر یہ ہے کہ انسان اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ لڑے اور ان کے خلاف اپنی تلواریں اور نیزے اور تیر استعمال کرے اور ان کو قتل بھی کرے اور خود بھی قتل ہوجانے سے گریز نہ کرے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الکیلانی:۱۵۲)الدکتور جمال الدین فالح الکیلانی)

اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے ساتھ کسی طرح رعایت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان اپنے تمام ہتھیار رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے خلاف استعمال کریں اور ان گستاخوں کو قتل کریں یا پھر خود ان کے ساتھ لڑتے لڑتے شہید ہو جائیں۔

الشیخ الجیلانی کا اپنا عمل

قال الشیخ ابوالمظفر رحمة اللہ تعالی علیہ شھدتہ مرة متوسدافقیل لہ : ان فلاناً وسمی لہ رجل کان مشھورافی ذلک الوقت بالکرامات والعبادات والخلوات والزھد ، قدقال : انہ متجاوز مقام یونس نبی اللہ ﷺ فتبین الغضب فی وجھہ واستوی جالساً وتناول الوسادة بیدہ والقاھابین یدیہ فوجدناہ ذلک الرجل قدفاضت روحہ فی ذلک الوقت وکان سویالاعلة لہ .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے خادم خاص الشیخ ابوالمظفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ تکیہ کے ساتھ ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، اتنے میں ایک شخص نے عرض کی: حضور! وہ فلاں شخص (اس نے اس کا نام بھی لیا) جو عبادت وزہد اور خلوت نشینی کی وجہ سے بہت معروف ہے نے کہا ہے کہ میرا درجہ حضرت سیدنا یونس علیہ السلام سے بھی اونچا ہو گیا ہے۔

الشیخ ابوالمظفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا اتنا سننا تھا کہ فوراً آپ کو اتنا جلال آیا کہ تکیہ سے ٹیک چھوڑ کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور تکیہ اٹھا کر سامنے پھینک دیا تو ہم نے اسی وقت اس شخص کو دیکھا کہ وہ مر گیا ہے حالانکہ اس کو کسی طرح کا کوئی بھی مرض نہیں تھا۔

(بہجۃ الاسرار از امام ابوالحسن الشطنوفی: ۹۷) مطبوعہ موسسۃ الشرف لاہور پاکستان

اس سے معلوم ہوا کہ شیخ اور عالم دین کے لئے جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے معاملے میں سمجھوتہ کرے یا لیت لعل سے کام لے، اور اس مسئلہ میں تو کسی سے مشورے کرنے کی ضرورت نہیں، جیسا کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے کیا، کاش کہ آج ان کے ماننے والے صرف گیارہویں کھانے پر ہی نہ رہیں بلکہ ان کے افکار ونظریات کو بھی اپنائیں، اور اسی غیرت ایمانی وملی کو بھی بیدار کریں جس کا درس حضور سیدنا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے دیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا یونس علیہ السلام کا بے ادب گوارا نہ ہوا اور یہ آجکل کے آپ رضی اللہ عنہ کا نام لینے والے رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے متعلق نرم رویہ رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

غیرت ایمانی کا اظہار

قال الشیخ الامام عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مریوماً فی محلۃ فرای مسلماو نصرانیا یتجادلان فسا ل عن مجادلتھما؟ فقال السلم : یقول : ھذاالعیسوی ان نبینا افضل من نبیکم وانااقول بل نبینا افضل . فقال الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ للنصرانی بای دلیل تثبت فضیلۃ نبیکم عیسی علیہ السلام علی نبینا محمد ﷺ فقال العیسوی ان نبینا کان یحی الموتی . فقال الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ انی لست بنبی بل من اتباع نبینا محمد ﷺ ان احییت اتومن نبینا محمد ﷺ ؟ فقال نعم. فقال ارنی قبراً دراسارمیما لتری فضل نبینا ﷺ فاراہ قبراً عتیقا فقال للعیسوی ان نبیکم بای کلام کان یخاطب المیت حین احیاہ ؟ فقال فی جوابہ کان یخاطبہ بقولہ قم باذن اللہ ،فقال لہ الغوث الجیلانی ان صاحب ھذاالقبر کان مغنیا فی الدنیاان اردت ان احییہ مغنیافانامجیب لک ، فقال نعم ، فتوجہ الی القبر وقال قم باذنی فانشق القبر وقام المیت حیامغنیافلمارای النصرانی ھذہ الکرامۃ وفضل نبینامحمد ﷺ اسلم علی یدالشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ببرکاتہ اجمعین .

ترجمہ

ایک دن حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ایک محلّہ سے گزر رہے

تھے کہ ایک مسلمان اور ایک عیسائی آپس میں جھگڑ رہے تھے، الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جھگڑے کی وجہ دریافت کی تو مسلمان نے عرض کی حضور! یہ عیسائی ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہمارے نبی حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام تمھارے نبی (ﷺ) سے افضل ہیں اور میں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے بلکہ ہمارے نبی محمد ﷺ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام سے افضل ہیں۔

یہ سن کر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے عیسائی سے فرمایا: تمھارے پاس حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کے افضل ہونے کی کیا دلیل ہے؟ تو عیسائی نے جواب دیا کہ ہمارے نبی یعنی حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

انی لست بنبی بل من اتباع محمد ﷺ ان احییت میتاً اتومن بنبینامحمد ﷺ.

میں نبی نہیں ہوں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا غلام اور تابع ہوں اگر میں مردہ زندہ کردوں تو کیا تم میرے نبی محمد ﷺ پر ایمان لے آؤ گے؟ تو عیسائی نے جواب دیا: ہاں اگر آپ کسی مردہ کو زندہ کردیں تو میں آپ کے نبی ﷺ پر ایمان لے آؤں گا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے کوئی پرانی قبر دکھاؤ، تاکہ تم کو ہمارے نبی کریم ﷺ کی افضلیت کا یقین ہوجائے، تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک پرانی قبر دکھائی، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام جب مردہ زندہ کرتے تھے تو کیا کلام فرماتے تھے، تو اس نے عرض کیا: قم باذن اللہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ان صاحب هذاالقبر كان مغنيافي الدنياان اردت ان احييه مغنيافان مجيالك.

یہ صاحب قبر دنیا میں گویا تھا، اگر تو چاہے تو یہ قبر سے گاتا ہوا ہی اٹھے، میں تمھارے لئے یہ بھی کرسکتا ہوں، تو عیسائی نے جواب دیا: ٹھیک ہے میں بھی یہی چاہتا ہوں، **توجه الى القبرفقال : قم**

باذنی ۔ پس آپ رضی اللہ عنہ قبر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم میرے حکم سے اٹھ جاؤ، (فانشق القبر فقام المیت حیامغنیا ۔) پس قبر شق ہوئی اور مردہ زندہ ہو کر گاتا ہوا باہر نکل آیا۔

جب عیسائی نے آپ رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی فضیلت دیکھی تو (اسلم علی ید الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ ۔) تو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔

(تفریح الخاطر از علامہ عبدالقادر اربلی: ۲۰) مطبوعہ مصر

یا اللہ میں تیرے نبی ﷺ کے دشمنوں سے لڑتا ہوں

ذکر ابو الفتح بن ابی الحسن الاشتری المعید ، کان بالمدرسة النظامية ، فی سيرة مختصره جمعهالنور الدين ، وقد تقدم شئی منهاً، قال : وبلغناان نور الدين خرج الى الجهاد فی سنة ۵۵۲ فقضى الله تعالى بانهزام عسكر المسلمين ، فبقی الملک العادل مع شرذمة قليلة ، وطائفة يسيرة ، واقفاعلی تل يقال له تل جيش ، وقد قرب عسكر الكفار بحيث اختلط رجالة المسلمين مع رجالة الكفار ، فوقف الملک العادل بحذائهم موليا وجهه الى قبلة الدعا، حاضرابجميع قلبه مناجيا به بسره يقول : يارب العباد ، اناالعبد الضعيف ، ملكتنی هذالولاية واعطنی هذ النيابة ، عمرت بلادک ونصحت عبادک ، وامرتهم بماامرتنی به ، ونهيتهم عمانهيتنی عنه ، فرفعت المنكرات من بينهم ، واظهرت شعار دينک فی بلادهم وقدانهزم المسلمون ، وانالااقدر علی دفع هولآء الكفار اعداء دينک ونبيک محمد ﷺ ، ولااملک الانفسی هذه وقد سلمتهاالهيم ذاباعن دينک

وناصر النبیک ، فاستجاب اللہ تعالی دعاء ہ ، ووقع فی قلوبھم الرعب ، وارسل علیھم الخذلان ، فوقفوا مواضعھم وماجسروا علی الاقدام علیہ .

ترجمہ

ابوالفتح بن ابی الحسن الاشتری المعید رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ وہ مدرسہ نظامیہ میں تھے ،انہوں نے ایک مختصر سیرت کی کتاب جو کہ سلطان نورالدین کے لئے جمع کی تھی ،اس میں انہوں نے لکھا کہ ہم کو یہ بات پہنچی کہ سلطان نورالدین رحمۃ اللہ علیہ سنہ (۵۵۶) ھجری میں جہاد کے لئے روانہ ہوئے ، اللہ تعالی کا فیصلہ یوں ہوا کہ اہل اسلام کو ہزیمت اٹھانا پڑی ،سارا لشکر منتشر ہوگیا،سلطان رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھوڑے سے لوگ رہ گئے ،ایک ٹیلہ جس کا نام جیش کا ٹیلہ ہے اس پر سلطان رحمۃ اللہ علیہ کھڑے تھے ،کفار کا لشکر اہل اسلام کے قریب ہوا،قریب تھا کہ ان کا لشکر اہل اسلام کے ساتھ خلط ملط ہوجاتا،سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے کفار کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور دل کو حاضر کیا اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی ،اے بندوں کے رب،تونے ہی مجھے ملک عطا کیا،اور تونے ہی مجھے نیابت دی ،میں نے تیرے شہروں کو آباد کیا،تیروں بندوں کے ساتھ خیر خواہی کی ،ان کو میں نے وہی حکم دیا جو تو نے مجھے حکم دیا،ان کو بھی میں نے اسی چیز سے منع کیا جس چیز سے تونے مجھے منع کیا،میں نے ان شہروں سے برائی کو ختم کیا،اور تیرے دین کے شعار کو غالب کیا،اب یہ مسلمان شکست کھا گئے ہیں ،میں اکیلا اس پر قدرت نہیں رکھتا کہ میں ان کافروں کو یہاں سے دور کرسکوں ،یہ سارے کفار تیرے دین کے اور تیرے نبی محمد ﷺ کے دشمن ہیں ،میں تو صرف اپنی جان کا مالک ہوں وہ میں لڑنے کے لئے حاضر کردیتا ہوں تیرے دین کو بچانے کے لئے اور تیرے نبی محمد ﷺ کی مدد کے لئے ،بس اتنا کہنا تھا کہ اللہ تعالی نے ان کی دعا قبول فرمائی ،ان کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیا،ان پر ذلت طاری کردی ،وہ کفار جہاں کھڑے

تھے وہیں کھڑے رہ گئے ان کو آگے پیش قدمی کی ہمت ہی نہ ہوئی۔

(کتاب الروضتین فی اخبار الدولتین النوریہ والصلاحیہ جلد اول ص۲۳۶))

عیسائی گستاخوں کا قتل

وذكر المطرى فى كتابه تاريخ المدينة أن السلطان محمود رأى النبىّ صلى الله عليه وسلم فى ليلة واحدة ثلاث مرات، وهو يقول له فى كل واحدة منها :يا محمود أنقذنى من هذين الشخصين لشخصين أشقرين تجاهه، فاستحضر وزيره قبل الصبح فأخبره، فقال له : هذا أمر حدث فى مدينة النبىّ -صلى الله عليه وسلم -ليس له غيرك، فتجهز وخرج على عجل بمقدار ألف راحلة وما يتبعها من خيل وغير ذلك، حتّى دخل المدينة على غفلة، فلما زار طلب الناس عامة للصدقة، وقال :لا يبقى بالمدينة أحد إلّا جاء ، فلم يبق إلّا رجلان مجاوران من أهل الأندلس، نازلان فى الناحية التى قبلة حجرة النبىّ -صلى الله عليه وسلم -من خارج المسجد عند دار آل عمر بن الخطاب التى تعرف اليوم بدار العشرة -رضى الله عنهم ؛قالا :نحن فى كفاية، فجدّ فى طلبهما، حتّى جىء بهما، فلما رآهما قال للوزير : هما هذان، فسألهما عن حالهما وما جاء بهما، فقالا لمجاورة النبىّ -صلى الله عليه وسلم -فكرر السؤال عليهما، حتّى أفضى إلى العقوبة، فأقرا أنهما من النصارى، وصلا لكى ينقلا النبىّ- صلى الله عليه وسلم -من هذه الحجرة الشريفة، ووجدهما قد حفرا نقبا تحت الأرض من تحت حائط المسجد القبلى يجعلان

التراب فی بئر عندهما فی البیت، فضرب أعناقهما عند الشباک الذی فی شرقی حجرة النبیّ -صلی الله علیه وسلم -خارج المسجد، ثم أحرقا،ورکب متوجها إلی الشام راجعا، فصاح به من کان نازلا خارج السور واستغاثوا وطلبوا أن یبنی لهم سورا یحفظهم، فأمر ببناء هذا السور الموجود الیوم ومثل هذا لا یجری إلّا علی ید ولیّ الله تعالی .توفی -رحمه الله تعالی - ودفن فی بیت کان یخلو فیه بقلعة دمشق، ثم نقل إلی مدرسته التی عند سوق الخواصین، وروی أن الدعاء عند قبره مستجاب ویقال: إنه دفن معه ثلاث شعرات من شعرات لحیته -صلی الله علیه وسلم -فینبغی لمن زاره أن یقصد زیارة شیء منه -صلی الله علیه وسلم -

ترجمہ

امام مطری نے اپنی کتاب تاریخ المدینہ میں نقل کیا: سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ نے ایک رات میں تین بار رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، ہر بار رسول اللہ ﷺ نے سلطان رحمۃ اللہ علیہ کو یہی فرمایا: یہ دولوگ مجھے تکلیف دے رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو سلطان کے سامنے کردیا، تو سلطان رحمۃ اللہ علیہ فوراً بیدار ہوئے، وزیر کو طلب فرمایا اس کے سامنے سارا معاملہ رکھا، اس وزیر نے سارا معاملہ سننے کے بعد عرض کیا حضور: رسول اللہ ﷺ کے شہر پاک مدینہ منورہ میں کوئی مسئلہ ہوگیا ہے جس کے سدباب کے لئے آپ کا انتخاب کیا گیا ہے، سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً تیاری کی اور جلدی کے ساتھ ایک ہزار سواریوں اور خچروں اور اس کے علاوہ چیزوں کے ساتھ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے شہر مبارک مدینہ منورہ میں داخل ہوئے، سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دی، پھر پورے مدینہ منورہ میں اعلان کرادیا کہ آکر

صدقہ لے جائیں، مدینہ منورہ میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں تھا جس نے آکر سلطان رحمۃ اللہ علیہ سے صدقہ نہ لیا ہو، سلطان نے سوال کیا کہ کوئی رہ تو نہیں گیا؟ لوگوں نے کہا کہ دو لوگ ہیں جو اندلس سے آئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے پڑوس میں رہتے ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے حجرہ مبارکہ سے قبلہ کی جانب مسجد سے باہر آل عمر بن خطاب کے گھر کے پاس رہتے ہیں جس کو آجکل دارالعشرہ کہا جاتا ہے، ان کو جب بلایا گیا کہ تم بھی صدقہ لے جاؤ، تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس بہت کچھ ہے، سلطان رحمہ اللہ نے پھر فرمایا کہ ان کو کہو کہ وہ آئیں، جب ان کو لایا گیا تو سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً ان کو پہچان لیا اور وزیر کو کہا کہ یہی ہیں وہ لوگ، سلطان نے ان کا حال دریافت کیا، اور سوال کیا کہ تم یہاں کیوں آئے؟ تو انہوں نے کہا: ہم یہاں رسول اللہ ﷺ کے پڑوس میں رہنے کے لئے آئے ہیں، سلطان نے بار بار ان سے سوالات کئے یہاں تک کہ انہوں نے اقرار کیا کہ وہ عیسائی ہیں، اور یہاں اس لئے آئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کو یہاں سے منتقل کر دیں، جب ان کی رہائش گاہ میں جا کر دیکھا تو انہوں نے ایک سرنگ کھودی ہوئی تھی، جو زمین کے نیچے نیچے سے رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف جا رہی تھی، ان کے گھر کے پاس ایک کنواں تھا اس میں وہ مٹی ڈالا کرتے تھے، سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو مسجد سے باہر رسول اللہ ﷺ کے حجرہ شریفہ کے پاس ان کو قتل کر دیا، پھر ان کو جلا دیا، سلطان رحمۃ اللہ علیہ جب سوار ہو کر شام جانے لگے تو لوگوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ یہاں مدینہ منورہ کے گرد دیوار قائم کر دو جو اہل مدینہ کی حفاظت کرے، تو پھر سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا، پھر دیوار بنائی گئی جو آج بھی موجود ہے یہ وہی دیوار ہے جو سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے بنائی تھی، اس طرح کا نیک کام ایک اللہ تعالی کے ولی کے ہاتھ سے ہی ہو سکتا ہے، سلطان رحمہ اللہ اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے، اور ان کا مزار اس قلعہ میں بنایا گیا جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ خلوت نشینی اختیار کیا کرتے تھے پھر آپ کو وہاں سے مدرسہ جو خواصین کے بازار کے پاس ہے میں منتقل کیا گیا، یہ بھی روایت کیا گیا کہ آپ رحمہ اللہ کے مزار کے پاس دعا قبول ہوتی ہے، اور یہ بھی

کہا گیا ہے کہ سلطان رحمہ اللہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے تین بال مبارک ان کی قبر میں رکھے گئے، پس مناسب ہے اس کے لئے جو سلطان کے مزار کی نیت سے جارہا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت کی بھی نیت کرے۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب لامام عبدالحی ۶:۳۸۲)

الشیخ الامام الجیلانی کے ایک سپاہی کی غیرت

ثم نذر لَئِنْ شَفَاهُ اللّٰهُ مِنْ مَرَضِهِ هَذَا لَيَصْرِفَنَّ همته كلها إلى قتال الفرنج، ولا يقاتل بعد ذلك مسلما، وليجعل أَكْبَرَ هَمِّهِ فَتْحَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَلَوْ صَرَفَ فى سبيل الله جَمِيعَ مَا يَمْلِكُهُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالذَّخَائِرِ، وَلَيَقْتُلَنَّ البرنس صاحب الكرك بيده، لأنه نقض العهد وتنقبص الرسول صلى الله عليه وسلّم، وذلك أنه أخذ قافلة ذاهبة من مصر إلى الشام، فأخذ أموالهم وضرب رقابهم، وهو يقول :أين محمدكم؟ (ﷺ)دعوه يَنْصُرُكُمْ، وَكَانَ هَذَا النَّذْرُ كُلُّهُ بِإِشَارَةِ الْقَاضِى الفاضل، وهو أرشده إليه وَحَثَّهُ عَلَيْهِ، حَتَّى عَقَدَهُ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وجل، فعند ذلك شفاه الله وعافاه مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ الَّذِى كَانَ فِيهِ، كَفَّارَةٌ لذنوبه، وجاء ت البشارات بذلك من كل ناحية، فدقت البشائر وزينت البلاد. وأجلس أرياط برنس الكرك وبقيتهم عن شماله، ثم جيء إلى السلطان بشراب من الجلاب مثلوجا، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَ الْمَلِكَ فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَ أرياط صاحب الكرك فغضب السلطان وقال له :إنما ناولتك ولم آذن لك أَنْ تَسْقِيَهُ، هَذَا لَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِى، ثم تحول السلطان إلى خيمة داخل تلك الخيمة واستدعى بارياط

صاحب الكرك، فَلَمَّا أُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَامَ إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ ودعاه إلى الإسلام فامتنع، فقال له :نَعَمْ أَنَا أَنُوبُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِانْتِصَارِ لِأُمَّتِهِ، ثُمَّ قتله وأرسل برأسه إلى الملوك وهم في الخيمة، وَقَالَ :إِنَّ هَذَا تَعَرَّضَ لِسَبِّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ

پھر سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نذر مانی کہ اللہ تعالی اس کو اس مرض سے شفاء عطا فرمادے تو میں اپنی تمام طاقت انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے میں صرف کردوں گا، اور اس کے بعد کسی مسلمان سے جنگ نہیں کرے گا، اور بیت المقدس کو فتح کرنا اپنا سب سے بڑا مقصد بنالے گا، خواہ اسے تمام مملوکہ اموال وذخائر راہ خدا میں خرچ کرنا پڑیں، وہ الکرک کے حکمران برنس کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے گا کیونکہ اس نے عہد شکنی کی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی توہین کی ہے، اور یہ واقعہ یوں ہوا کہ اس نے ایک قافلہ حرمین سے شام جارہا تھا پکڑلیا تھا اور ان کے اموال چھین لئے تھے اور قتل کردیا اور وہ کہتا تھا کہ تمھارا احمد (ﷺ) کہاں ہے، اسے بلاؤ وہ تمھاری مدد کرے، اور یہ سب نظر ماننے کی ترغیب قاضی فاضل نے دلائی تھی، اور اس کی طرف سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی رہنمائی کی تھی، یہاں تک کہ سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اللہ تعالی کے ساتھ عہد کرلیا کہ وہ اب یہ تینوں کام ضرور کرے گا اگر اللہ تعالی اسے شفاء عطا فرمادے، پس اللہ تعالی نے بھی اس کو شفاء عطا فرمائی اور سلطان کا مرض جاتا رہا، اور یہ مرض سلطان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے گناہوں کا کفارہ بنا، اور ہر جانب سے بشارتیں آنے لگیں اور خوشی کے شادیانے بجائے گئے، اور شہروں کو آراستہ کیا گیا۔

پھر سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس برف والا پانی لایا گیا پھر سلطان نے بادشاہ کو دیا اس نے پیا، پھر بادشاہ نے باقی ماندہ پانی اس گستاخ برنس کو دیا سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی

علیہ نے ناراض ہوکر فرمایا: میں نے تمھیں صرف پکڑایا تھا، یہ نہیں کہا تھا کہ یہ پانی اس گستاخ کو دے دو، میرے نزدیک اس گستاخ کا کوئی عہد نہیں ہے۔

پھر اس کے بعد جب سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو بلایا اور جب اسے سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کھڑا کیا گیا تو تلوار لے کر اس کے سامنے آیا اور اس کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے انکار کر دیا، پھر سلطان نے اسے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی امت کا بدلہ لینے میں آپ ﷺ کا نائب ہوں، پھر اس کے بعد اس حکمران کو قتل کر دیا، اور اس کے بعد اس کے سر کو خیموں میں موجود حکمرانوں کے ہاں بھیج دیا، اور سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: یہ ہے وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی تھی۔

(البدایۃ والنہایۃ : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۱۲: ۳۲۱)

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے فیض یافتہ تھے اور حضرت سیدنا الجیلانی رضی اللہ عنہ سے بے حد متاثر تھے۔

دوسری بات اس میں یہ قابل غور ہے کہ اس دور کے قاضی بڑے غیرت مند تھے، کہ قاضی صاحب نے تین مشورے دیئے کہ آپ یہ منت مان لو کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفا دے تو میں انگریزوں کے خلاف لڑوں گا اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو قتل کروں گا اور مسجد الاقصیٰ کو فتح کروں گا، کاش کہ آج بھی کوئی غیرت والا پیدا ہو جائے کیونکہ آج پھر یہی تین مسئلے قوم وملت کے لئے درد کا باعث ہیں، انگریز کا تسلط، مسجد اقصیٰ شریف پر قبضہ اور گستاخوں کا سرعام دندناتے پھرنا۔

الدولۃ المکیۃ کی تصنیف اور الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا الشیخ ضیاء الدین احمد مدنی القادری الرضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی حضور! یہاں علماء کرام اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ مصنف گھر سے دور بھی ہو اور کتب بھی پاس نہ ہوں صرف سات گھنٹے میں کتاب لکھ لے اور ڈیڑھ گھنٹے میں نظر ثانی کر کے ساڑھے آٹھ گھنٹے میں کتاب مکمل کر لیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ واقعہ یوں ہے کہ اس وقت میرے جگر میں درد تھا جس کی وجہ سے بخار تھا اور یہ مسئلہ سامنے آیا اور مدلل جواب لکھنے کا اصرار کیا گیا اور معذرت بھی قبول نہ کی گئی ، دوسرے دن اسی حالت میں اٹھا زمزم شریف پیا اور اسی سے وضو بھی کیا اور اس سے برکت حاصل کرنے کے بعد حجر اسود کا بوسہ لیا اور کعبہ شریفہ کا طواف کر کے دو نفل ادا کئے ،اور مقام ابراہیم پر حاضر رہا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کی اور سید الانبیاء ﷺ اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں استعانت کی ،لکھنا چاہا تو اچانک بیت اللہ شریف کی طرف نظر اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ مشرفہ کے دروازے میں حبیب خدا ﷺ جلوہ فرما ہیں ،اور رسول اللہ ﷺ کی ایک جانب حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسری جانب حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ موجود ہیں جو فرماتے گئے میں تحریر کرتا گیا۔

(سیدی ضیاء الدین احمد مدنی (۲۹۳:۱) مطبوعہ القادریہ لاہور پاکستان

نوٹ : یاد رہے کہ یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کے علم غیب شریف کے مسئلہ پر لکھی گئی تھی کیونکہ اس وقت وہاں لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر اعتراضات کئے تو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کے جواب میں یہ کتاب لکھ کر رسول اللہ ﷺ کے علم شریف کا اثبات کیا۔

نیابت مجاہد ناموس رسالت کو عطا فرمائی

حضرت سیدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محدث علی پوری نے ایک بار خواب میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی تو عرض گزار ہوئے کہ حضور! اس وقت ہندوستان میں آپ کا نائب کون ہے؟

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت ہندوستان میں میرے نائب مولانا احمد رضا خان بریلوی ہیں ، چنانچہ حضرت سیدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب

رحمۃ اللہ تعالی علیہ خود بریلی شریف حاضر ہوئے اور امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو یہ خواب خود بیان کیا۔

(سہ ماہی انوار رضا عظمت ابرار نمبر:۱۷۶) مطبوعہ جوہر آباد پاکستان

اس سے ثابت ہوا کہ اگر شیخ غیرت والا ہو تو اپنے نائب بھی غیرت والے ہی منتخب کرتا ہے، جس طرح حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ خود ناموس مصطفی ﷺ کے مجاہد تھے اسی طرح آپ کی ہر اس شخص پر نگاہ ہے جو بھی رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے لئے کام کرتا ہے۔

مجاہد ختم نبوت کو تسلی دینے جیل تشریف لائے

حضرت مولانا خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ تحریک ختم نبوت سنہ (۱۹۵۳ء) میں مجھے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا، اور مجھ پر مصائب کے پہاڑ توڑے گئے، میرے کمرے میں زہریلے سانپ چھوڑے گئے، کئی کئی دن تک کھانہ دیا جاتا، نماز پڑھنے کی اجازت نہ تھی، پیٹ اور سینے میں شدید درد ہونے کی وجہ سے کراہتا مگر جیل والوں پر کوئی اثر نہ ہوتا، ایک بار میں نے درود شریف پڑھنا شروع کیا، جس کی وجہ سے کافی افاقہ ہوا، اس عالم میں آنکھ لگ گئی، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا کمرہ ہے، جس میں سبز رنگ کی روشنی ہے، اس کمرے کی سیڑھیوں پر والد محترم حضرت سیدنا علامہ ابوالحسنات شاہ صاحب (مجاہد ختم نبوت وخلیفہ امام احمد رضا خان بریلوی) جو اس وقت سکھر جیل میں تھے، کھڑے ہیں، مجھے دیکھ کر سینے سے لگایا اور میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواباً فرمایا کہ مجھے ساری رات انہوں نے کھڑا رکھا ہے، اس گفتگو کے بعد میں ان سیڑھیوں سے نیچے کمرے میں اترا تو میں نے دیکھا کہ شمالی جانب ایک دروازہ ہے جو کہ کھلا ہوا ہے، میں اس کمرے میں دوزانو ہو کر بیٹھ گیا، اتنے میں ایک بزرگ سپید نورانی چہرہ، کشادہ پیشانی، درمیانہ قد، سفید داڑھی، کھلی آستینوں کا سبز رنگ کا کرتا زیب تن کئے ہوئے میرے طرف تشریف لا رہے ہیں، اور پیچھے سے کسی نے

آواز دی کہ سرکار شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے ہیں، میں نے ہاتھ باندھ کر عرض کی: حضور! ان کتوں نے مجھے بہت تنگ کر رکھا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے میری داہنی جانب پشت پر تھپکی دی اور فرمایا: شاباش بیٹا! گھبراؤ نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا، میں نے دوبارہ عرض کی: حضور! انہوں نے مجھے پریشان کر رکھا ہے، رخ انور پر مسلسل شگفتگی تھی، فرمایا: کچھ نہیں! سب ٹھیک ہے، اور یہ فرما کر آپ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے اور اس واقعے کے بعد میرا حوصلہ بہت زیادہ بلند ہو گیا۔

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت از مولانا اللہ وسایا:۱۵۲) مطبوعہ عالمی مجلس ختم نبوت کراچی

الشیخ الجیلانی اور غازی اسلام

حضرت امیر المجاہدین مولانا خادم حسین رضوی حفظہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جسٹس میاں نذیر اختر صاحب نے ایک محفل میں بیان کیا کہ راولپنڈی کے ریٹائر کرنل ان کے دوست ہیں گورنر (سلمان تاثیر) کے قتل کے چند دن پہلے خواب دیکھتے ہیں کہ وہ ایک جگہ موجود ہیں اور وہاں بہت زیادہ گہما گہمی ہے، یہ کہتے ہیں کہ میں پوچھتا ہوں کہ یہ گہما گہمی کیسی ہے؟ تو جواب ملتا ہے کہ ابھی ابھی محبوب سبحانی حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تشریف لانے والے ہیں، میں کیا دیکھتا ہوں کہ اتنے میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے ہیں اور جیسے جیسے قریب ہو رہے ہیں نور میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

جب آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ کے مبارک کندھوں پر ایک بچہ سوار ہے اور جیسے ہی آپ رضی اللہ عنہ قریب تشریف لائے تو وہ بچہ بچہ نہ رہا بلکہ وہ جوان ہو گیا، اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور اس کو محض ایک خواب ہی سمجھا، چند دنوں کے بعد گورنر قتل ہو گیا، اگلے دن اخبارات میں غازی ملک ممتاز حسین قادری صاحب کی تصویر چھپی تو میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وہی شخص ہے کہ جسے حضرت سیدنا الشیخ الامام

عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک کندھوں پر سوار کر رکھا تھا اور جو مجھے بچے سے جوان ہوتا نظر آیا۔

(غازی ممتاز حسین قادری از مفتی محمد حنیف قریشی:۱۲۴) ناشر شباب اسلامی پاکستان

اس سے معلوم ہوا کہ سلمان تاثیر کے قتل پر غازی اسلام جناب ملک ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مامور فرمانے والے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

مجاہدین ختم نبوت کی پشت پناہی

فیض آباد دھرنا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے لئے دیا گیا، حکومتی حکم پر آپریشن شروع کر دیا گیا، ایک طرف نہتے علماء ومشائخ اور عوام اہل سنت اور دوسری جانب پولیس اور رینجر اور ایف سی کی بھاری نفری اسلحہ کے ساتھ حملہ آور ہوئی اور اس میں بارہ ہزار سے زائد شیل پھینکے گئے، اس میں لوگ بے ہوش بھی ہوتے رہے اور تقریباً آٹھ لوگ شہید بھی ہوئے، باوجود اس کے رسول اللہ ﷺ کے غلام اپنی جگہ پر موجود رہے، حکومت کی طرف سے شیل پھینکے جائیں اور گولیاں چلائی جائیں مگر امیر المجاہدین حضرت مولانا حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ بار بار یہی ایک اعلان فرما رہے ہیں کہ یہ ہمارے بچے ہیں ان کو کچھ نہیں کہنا سبحان اللہ۔

جب اچانک پولیس نے قبلہ امیر المجاہدین حفظہ اللہ کے کنٹینر کے عقب سے حملہ کرنا چاہا اور اتنا قریب آ گئے کہ بس گرفتاری قریب تھی، فوراً ساری پولیس پیچھے کی طرف بھاگی، جب ان سے سوال کیا گیا کہ تم کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب ہم حملہ کرنے کے لئے قریب آ گئے تو کوئی بزرگ شخصیت جو کہ آپ کے کنٹینر کے اوپر موجود تھی نے اپنے ہاتھ میں ڈنڈا اٹھا ماہوا تھا اور اپنے بازوؤں سے کپڑا اوپر کرتے ہوئے کہا: اب رکو میں تمہارا بندوبست کرتا ہوں۔

اور وہیں پر ایک صاحب کشف بزرگ موجود تھے جنہوں نے بیان کیا کہ میں نے خود اپنی

آنکھوں سے دیکھا کہ قبلہ امیر المجاہدین حفظہ اللہ تعالی کے کنٹینر کے اوپر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا تخت لگا ہوا تھا۔ اور یہ بزرگ جو ڈنڈا لے کر ان پولیس والوں کی جانب دوڑے تھے یہ آپ یعنی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

اللہ تعالی اپنی پاک بلند بارگاہ میں قبول فرمائے۔

فقیر ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

حال مقیم

منزل الاستاذ محمد ذیشان رضوی

اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

ماخذ ومراجع

السنۃ ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخَلّال البغدادی الحنبلی دار الرایۃ - الریاض

السنن الصغری للنسائی ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی

مکتب المطبوعات الاسلامیۃ - حلب

مسند الامام احمد بن حنبل: ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی

مؤسسۃ الرسالۃ

مشکاۃ المصابیح : محمد بن عبداللہ الخطیب العمری، ابوعبداللہ، ولی الدین، التبریزی

المکتب الاسلامی - بیروت

☆ اور ابھی (۲۳ نومبر ۲۰۱۸ء) کو ہزاروں علماء کرام بشمول امیر المجاہدین امام اہل

التمہید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید : ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی

وزارۃ عموم الأوقاف والشؤون الاسلامیۃ - المغرب

الوسیط فی تفسیر القرآن المجید : أبوالحسن علی بن أحمد بن محمد بن علی الواحدی، النیسابوری، الشافعی
دارالکتب العلمیۃ، بیروت - لبنان

الدرالمنثور : عبدالرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی دارالفکر - بیروت

خزائن العرفان ازسیدی صدرالافاضل نعیم الدین مرادآبادی مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی

تفسیر القرآن العظیم لابن أبی حاتم: أبومحمد عبدالرحمن بن محمد بن إدریس بن المنذر التمیمی الحنظلی، الرازی ابن أبی حاتم مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز - المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز: أبوالحسن علی بن أحمد بن محمد بن علی الواحدی، النیسابوری، الشافعی دارالقلم الدار الشامیۃ دمشق، بیروت

فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاہری المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح علی بن (سلطان) محمد، أبوالحسن نورالدین الملا الہروی القاری دارالفکر، بیروت - لبنان

(تفسیر بغوی ازامام محی السنہ بغوی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

التبصرۃ لابن الجوزی: جمال الدین أبوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی
التبصرۃ لابن الجوزی: جمال الدین أبوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی
دارالکتب العلمیۃ، بیروت - لبنان

مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر: محمد بن مکرم بن علی، أبوالفضل، جمال الدین ابن منظور
مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر: محمد بن مکرم بن علی، أبوالفضل، جمال الدین
ابن منظور الانصاری الرویفعی الإفریقی

غرائب القرآن ورغائب الفرقان : نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیسابوری
دارالکتب العلمیہ - بیروت

مکتوبات امام ربانی از حضرت سیدنا الشیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ دہلی انڈیا

(اربعین شدت از مولانا محبوب علی خان رضوی) مطبوعہ لاہور پاکستان

(سیرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ)

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت از مولانا اللہ وسایا مکتبہ تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

(ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴) مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور پاکستان

(صحیفہ محبوب از مولانا محبوب عالم مطبوعہ زاویہ کتب خانہ لاہور

رئیس قادیاں ابوالقاسم مولانا رفیق دلاوری عالم مجلس ختم نبوت ملتان پاکستان

خزینہ کرم ملفوظات حضرت کرمانوالے رحمۃ اللہ تعالی علیہ مکتبہ حضرت کرمانوالہ لاہور

(ملفوظات طیبہ از پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ مکتبہ مہریہ اسلام آباد پاکستان

(تحریک ختم نبوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

اشعۃ اللمعات از شیخ محقق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی مترجم مطبوعہ لاہور پاکستان

(مراۃ العارفین ملفوظات سیدی الشاہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

(تفسیر مدارک امام ابوالبرکات عبداللہ ابو احمد بن محمود النسفی مطبوعہ دار الکتب

العلمیۃ بیروت لبنان

مقابیس المجالس ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالی علیہ مطبوعہ الفیصل

تاجران اردو بازار لاہور پاکستان

(زبدۃ المقامات سوانح حیات مجدد پاک مطبوعہ تاجران کتب قومی بازار کشمیری لاہور

(تذکرہ شامی

(تحفظ ختم نبوت از محمد متین خالد: مطبوعہ علم وعرفان پبلشرز لاہور پاکستان

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۵:۱۶۳) مطبوعہ مکتبہ معروفیہ

کوئٹہ کانسی روڈ پاکستان

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبوالحسن القشیری النیسابوری: دار إحیاء التراث
(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الکیلانی: الدکتور جمال الدین فالح الکیلانی
مطبوعہ مرکز الاعلام العالمی ڈھاکا بنگلہ دیش۔
(تفریح الخاطر از علامہ عبدالقادر اربلی: مطبوعہ مصر
(کتاب الروضتین فی اخبار الدولتین النوریہ والصلاحیہ جلد اول: مطبوعہ
دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)
(شذرات الذھب فی أخبار من ذھب لامام عبدالحی دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
(البدایہ والنہایہ : أبوالفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی دار الفکر
(سیدی ضیاء الدین احمد مدنی (۱:۲۹۳) مطبوعہ القادریہ لاہور پاکستان
(سہ ماہی انوار رضا عظمت ابرار نمبر: مطبوعہ جوہر آباد پاکستان
(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت از مولانا اللہ وسایا: مطبوعہ عالمی مجلس ختم نبوت کراچی پاکستان
(غازی ممتاز حسین قادری از مفتی محمد حنیف قریشی: ناشر شباب اسلامی پاکستان
سیر أعلام النبلاء : شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی
دار الحدیث -القاہرۃ
التفسیر الکبیر : أبوعبداللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب
فخر الدین الرازی خطیب الری دار إحیاء التراث العربی -بیروت
الشفا بتعریف حقوق المصطفی : عیاض بن موسی بن عیاض بن عمرون الیحصبی السبتی
أبوالفضل (۲:۴۹۲) دار الفیحاء -عمان
المستدرک علی الصحیحین : أبوعبداللہ الحاکم محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نُعیم بن
الحکم الضبی الطہمانی النیسابوری المعروف بابن البیع دار الکتب العلمیہ بیروت